فکری امن

اسلام میں اس کی اہمیت، کردار اور ثمرات

www.KitaboSunnat.com

تالیف
فضیلۃ الشیخ الدکتور عبدالرحمن السدیس حفظہ اللہ
الرئیس العام لشؤون المسجد الحرام والمسجد النبوی
امام وخطیب المسجد الحرام

ترجمہ
فضیلۃ الشیخ سید توصیف الرحمن راشدی حفظہ اللہ

دار المعرفۃ
پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

فکری امن

اسلام میں اس کی اہمیت، کردار اور ثمرات

تالیف

فضیلۃ الشیخ الدکتور عبد الرحمن السدیس حفظہ اللہ

الرئیس العام لشؤون المسجد الحرام والمسجد النبوی
امام وخطیب المسجد الحرام

ترجمہ

فضیلۃ الشیخ سید توصیف الرحمن راشدی حفظہ اللہ

دار المعرفۃ
پاکستان

الفضل مارکیٹ اردو بازار، لاہور 0321 4210145

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ادارہ تمام کتب معاشرتی اصلاح وتربیت اور نیک نیتی سے شائع کرتا ہے، البتہ مصنف ومترجم کی آراء سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں، تاہم فنی وطباعتی خرابی کی صورت میں کتاب کسی بھی وقت تبدیل کی جاسکتی ہے۔ (ادارہ)

فکری امن

تالیف
فضیلۃ الشیخ الدکتور عبد الرحمن السدیس حفظہ اللہ

ترجمہ
فضیلۃ الشیخ سید توصیف الرحمن راشدی حفظہ اللہ

ملنے کے پتے

- مکتبہ اسلامیہ ــــــــ غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 042 372 44 973
- کتاب سرائے ــــــــ الحمد مارکیٹ، اردو بازار لاہور فون: 042 373 20 318
- مکتبہ قدوسیہ ــــــــ غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 0321 40 45 775
- اسلامی اکیڈمی ــــــــ الفضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور فون: 042 373 57 587
- نعمانی کتب خانہ ــــــــ حق سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 042 373 21 865
- دار الکتب السلفیہ ــــــــ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 042 373 61 505

سعودی عرب

- دار الوحیین للنشر والتوزیع .... مرکز الجامع التجاری شارع باخشب ، جدہ ۔ 026336640
- دار القبس للنشر والتوزیع .... شارع امیر سطام ، البیعہ، ریاض، ت ۔ 02681045 ۔ ف: 4351395
- مکتبہ دار الفرقان .... ریاض، ہاتف: 0507419921,0563064736,01-4358646
- مکتبہ بیت السلام .... ہاتف: 0502033260,0505440147,01-4460129

دار المعرفۃ
پاکستان
الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
+92 321 42 10 145

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

❀ مقدمہ ---------- 5

❀ موضوع کی اہمیت ---------- 7

فصل اوّل:......شریعت اسلامیہ کی جامع مانع تعریف

پہلی بحث:......شریعت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف ---------- 13

❀ (ا) لغوی تعریف ---------- 13

شرع کے معانی ---------- 14

❀ (ب) اصطلاحی معانی ---------- 14

دوسری بحث:......شریعت اسلامیہ کے امتیازات اور خصوصیات ---------- 17

تیسری بحث:......شریعت کے مصادر ---------- 19

فصل دوم:......فکری امن

پہلی بحث:......''فکری امن'' کی تعریف ---------- 21

دوسری بحث:......''فکری امن'' کی اہمیت ---------- 22

تیسری بحث:......''فکری امن'' کے ضوابط ---------- 25

چوتھی بحث:......''فکری امن'' کے قیام کے لیے وسائل ---------- 27

پانچویں بحث:......''فکری امن'' کے لیے رکاوٹیں اور مشکلات ---------- 30

فصل سوم:......فکری امن کے قیام میں شریعت اسلامیہ کا کردار

(1)......لوگوں کے دلوں میں صحیح عقیدہ راسخ کرنا ---------- 33

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(2)......شریعت کی تطبیق اور ضروریات خمسہ کا تحفظ ---------- 35
(3)......نفع بخش علوم ---------- 36
(4)......نیک اعمال ---------- 38
(5)......اعتدال اور میانہ روی ---------- 42
(6)......علماء اور حکمرانوں کی طرف رجوع ---------- 43
(7)......دعوت اور احتساب ---------- 45
(8)......صحیح تربیت ---------- 48
(ا) خاندان کا کردار ---------- 48
(ب) مسجد ---------- 50
(ج) مدرسہ ---------- 51
(9)......مکتبات اور نشر و اشاعت ---------- 52
(10)......ذرائع ابلاغ ---------- 53
(11)......مکالماتی چینلز کا افتتاح ---------- 55
(12)......تعزیرات اور حدود کا نفاذ ---------- 56
❀ اختتام سے پہلے، فکری امن کے قیام میں بلادِ حرمین کا کردار ---------- 58
❀ خاتمہ ---------- 61
❀ چند نصیحتیں اور مشورے ---------- 62

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ [1] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَاتِهِ وَاهْتَدٰى بِهُدَاهُ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا.

اما بعد: ہم پر اللہ تعالیٰ نے یہ بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ہمیں اسلام کی دولت نصیب فرمائی اور یہ بھی اس کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایسی شریعت عطا فرمائی جو لوگوں کی تمام دینی دنیوی اور معاشی مصلحتوں کی امین ہے۔ اس نے لوگوں کی ضروریات خمسہ کا مکمل تحفظ کیا ہے۔ یعنی ان کے دین، جان، عقل، مال اور عزت کی محافظ ہے۔

---

[1] یہ خطبہ حاجہ ہے جس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ اپنا خطبہ شروع کرتے تھے۔ اس کے متعلق بہت ہی مرفوع اور موقوف روایات ثابت ہیں۔ ان کے الفاظ اصحاب سنن اور امام حاکم وغیرہ نے نقل کیے ہیں جو کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں۔ دیکھیے: سنن ابو داؤد: 238/2، کتاب النکاح، سنن ترمذی: 413/3، کتاب النکاح، باب فی خطبه النکاح، سنن نسائی: 105/3 کتاب الجمعة، باب کیف الخطبه، سنن ابن ماجه: 609/1، کتاب النکاح، باب خطبه النکاح، مستدرك الحاکم: 182/2، باب النکاح، امام ابن حجر رحمہ اللہ نے ان روایت کو ذکر کیا ہے اور اس کے طرق اور ان کی متابعت بھی نقل کی ہے۔ یہ الفاظ ''بلوغ المرام'' اور التلخیص میں نقل کیے گئے ہیں۔ دیکھیے: بلوغ المرام من أدلة الأحکام لابن حجر، ص: 201، 202۔ تعلیق عبداللہ هاشم الیمانی المدنی، ط المکتبة الأثریة باکستان سن طباعت 1384ھ۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس موضوع پر خاص رسالہ تحریر کیا ہے جس میں اس حدیث کے مختلف طرق بیان کیے ہیں اور اس حدیث کے الفاظ کو روایت کرنے کے ساتھ اس کے طرق بھی جمع کیے ہیں۔ یہ رسالہ پینتیس صفحات پر مشتمل ہے۔ جسے مکتب اسلامی دمشق بیروت نے طبع کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام شاطبی رحمہ اللہ ❶ فرماتے ہیں:

''قابل اعتماد بات یہ ہے کہ شریعت پر عمل ہماری تمام معاشی اور اخروی مصلحتوں کا ضامن ہے۔'' ❷

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ ❸ فرماتے ہیں:

''شریعت کی بنیاد اور اساس لوگوں کی دینی، معاشی اور اخروی مصلحتوں اور حکمتوں پر قائم ہے۔ یہ تمام کی تمام خیر، عدل، رحمت اور مصلحت ہے۔ جو بھی مسئلہ عدل سے ظلم کی طرف لے جائے اور مصلحت کے منافی ہو وہ کبھی بھی شریعت نہیں ہوسکتا۔'' ❹

اس روشن شریعت کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ یہ افراد، معاشرہ اور امت کی حفاظت کی ضامن ہے۔ یہ امن اس شریعت پر ایمان کے ساتھ مرتبط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾ (الانعام: 82)

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم (شرک) سے نہیں ملایا تو یہی لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔''

---

❶ یہ ابو اسحاق ابراہیم بن موسیٰ لخمی غرناطی مالکی ہیں۔ وہ 730ھ میں پیدا ہوئے اور 790ھ میں فوت ہو گئے۔ ان کی تصنیفات میں سے ''الموافقات فی اصول الشریعه، الإعتصام'' قابل ذکر ہیں۔ ان کے حالات دیکھئے: نیل الإبتهاج علی هامش الدیباج المذهب لابن فرحون المالکی، ص: 46 - 50.

❷ الموافقات: 6/2.

❸ یہ محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن حریز الزرعی دمشقی حنبلی ہیں جو شمس الدین ابن قیم الجوزیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ وہ 691ھ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے بہت سے مشائخ سے علم حاصل کیا، جن میں سے ابن تیمیہ رحمہ اللہ سرفہرست ہیں۔ وہ انتہائی بہادر، وسیع علم رکھنے والے، اختلافی مسائل کے ماہر اور مذاہب سلف سے خوب واقف تھے۔ ان کی مشہور کتابوں میں الهدی النبوی، اعلام الموقعین، بدائع الفوائد اور زاد المعاد شامل ہیں۔ آپ 751ھ میں فوت ہوئے۔ الدرر الکامنة: 400/3۔ شذرات الذهب: 168/2.

❹ اعلام الموقعین: 14/3.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

امن کی اقسام میں سے ایک ((الأمن الفکری)) ہے۔ بلکہ یہ امن کا لب لباب اور اصل مرکز ہے۔ کیونکہ امتیں، نسلیں اور تہذیب یہ اپنے افراد کی عقلوں اور ان کے افکار سے متعارف ہیں نہ کہ ان کے جسموں اور ڈھانچوں سے جب لوگ اپنے اصولوں اور اپنے ثابت شدہ رویوں سے اور جو کچھ ان کے پاس مبادیات، قیم اور تہذیب ہے اس سے مطمئن ہوں تو یہ ان کے ہاں امن وسکون کی بہترین صورت اور زبردست عملی شکل ہے۔ لیکن جب یہ افکار اجنبی تہذیب، بیرونی افکار اور غیروں کی ثقافت سے آلودہ ہو جائیں تو وطن پر خوف و ہراس کے سائے پھیل جاتے ہیں۔ یہ ایک معنوی خوف ہے جو ان کی اقدار کا خاتمہ کر دیتا ہے، اور کسی بھی قوم کی جڑیں کھوکھلی کر دیتا ہے۔ اسی لیے اس روشن شریعت نے افراد، معاشرہ اور امتوں میں ((الأمن الفکری)) کی ترویج پر زبردست زور دیا ہے۔ اس میدان میں شریعت کا کردار انتہائی روشن اور کوشش انتہائی واضح ہے کہ اس نے مختلف وسائل کے ذریعے سے ہر فکری بے راہ روی اور ہر بدتہذیبی سے اس کا دفاع کیا ہے جو اس کی مبادیات، قی اور عقیدہ کے لیے نقصان دہ تھا۔

موضوع کی اہمیت:

اس موضوع کی اہمیت کئی لحاظ سے بیان کی جا سکتی ہے جن میں سے اہم ترین درج ذیل ہیں:

1- تا کہ ہماری عزت کی بنیاد کی حفاظت کی جا سکے جو کہ ہماری روشن شریعت ہے اور ہمارے فخر کا مصدر ہے۔ اس کا تعارف، خصوصیات، اور اس کے مصدر اور مبادیات کا دفاع اور جو خیر بھی اس کے متعلقہ ہے اس کی حفاظت۔

2- موضوع کی حفاظت جو کہ انتہائی اہم ہے۔ اس کا قرار، اطمینان اور دفاع اور یہ ہے ((الأمن)) جو اپنے تمام مفہوم کو شامل ہے۔

3- امن کی مختلف اقسام کی تخصیص جو کہ اہم ترین اور بنیادی شمار ہوتا ہے۔ یعنی ہمارے نوجوانوں کے اذہان، فکر اور ثقافت کا دفاع، اور یہ ہے ((الأمن الفکری)) جو کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی ماہیت، اہمیت، ضوابط، وسائل، رکاوٹوں کے بیان کے لحاظ سے ہے۔

4- ((الأمن الفکری)) کی ترویج واشاعت کے لیے شریعت کے اہم ترین کردار کی وضاحت اس اہم ترین میدان میں تمام تر وسائل اور عوامل کے استعمال کو بروئے کار لانے کے پیش نظر۔

5- یہ موضوع ایسے وقت میں بیان کیا جا رہا ہے۔ جبکہ فکری انحراف اور اس کے عوامل کی کثرت ہے۔ شاید کہ امت کے لیے ((الأمن الفکری)) کی ترویج میں اہم ترین قدم ثابت ہو۔

یہ چند اہم وجوہات میں جن کی بنیاد پر میں نے اس موضوع کو لکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

منهج البحث:

میں نے اس موضوع کو لکھنے میں تمام علمی تقاضوں کو پورا کیا ہے۔ جیسا کہ آیات کریمہ کا حوالہ، احادیث کی تخریج، حالاتِ زندگی اور معتبر ترین مراجع سے استفادہ وغیرہ۔ اس میں درج ذیل امور کا اہتمام کیا گیا ہے:

1- علمی مواد کو جمع کرنا اور اس کی اہمیت اور تسلسل کے پیش نظر اس کو پورے غور وفکر سے ترتیب دینا۔

2- ((الأمن الفکری)) سے متعلقہ اہم ترین امور کا ذکر۔

3- علمی مادہ کی توثیق، مصادر کا ذکر اور اقتباسات کو منہج علمی کے انداز سے نقل کرنا۔

4- علمی توثیق کے لیے بحث علمی جس چیز کی محتاج ہے اس کا اہتمام یعنی معتبر کتب کی طرف رجوع۔

5- آیات کا حوالہ سورت کے نام اور آیت نمبر کے ذریعے ذکر کیا گیا ہے۔

6- احادیث اور آثار کو میں نے اصل کتب سے نقل کیا ہے۔

7- غیر مشہور لوگوں کا ترجمہ (تعارف) میں نے اختصار کے ساتھ کیا ہے۔

8- میں نے بحث کو مختلف فہارس کے ذریعے مزین کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

i: قرآنی آیات کی فہرست

ii: احادیث نبویہ کی فہرست

iii: اعلام (ناموں) کی فہرست

iv: مصادر اور مراجع کی فہرست

v: موضوعات کی فہرست

یہ اہم ترین امور میں جن کا میں نے اس بحث میں خیال رکھا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے توفیق، اخلاص اور سچی بات اور صحیح عمل کا سوال کرتا ہے۔ بے شک وہ جواد اور کریم ہے۔

خطة البحث:

یہ بحث ایک مقدمہ، تین فصول، خاتمہ اور پانچ فہارس پر مشتمل ہے۔

مقدمہ میں موضوع کی اہمیت، منهج البحث اور خطة البحث ہے۔

پہلی فصل: شریعت اسلامیہ کے متعلق:

اس میں تین بحثیں ہیں:

اول:...... شریعت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

دوم:...... خصائص اور خوبیاں

سوم:...... مصادر

دوسری فصل: "الأمن الفكری":

اس میں پانچ مباحث ہیں:

اول:...... ماہیت

دوم:...... اہمیت

سوم:...... ضوابط

چهارم:...... وسائل

پنجم:...... مشکلات اور رکاوٹیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسری فصل: "الأمن الفکری" کی ترویج میں شریعت اسلامیہ کا کردار:

اس میں ان اہم عوامل اور چینلز کا ذکر ہے جنہوں نے شریعت کے کردار کو امن فکری کی ترویج واشاعت کے واضح کیا ہے اور وہ درج ذیل ہے:

1- لوگوں کے دلوں میں صحیح عقیدہ کو راسخ کرنا

2- نافع علم

3- نیک اعمال

4- میانہ روی اور راہ اعتدال

5- علماء اور حکام کی طرف رجوع

6- شریعت کی عملی تطبیق اور ضروریات خمسہ کا تحفظ

7- دعوت اور احتساب

8- صحیح تربیت

9- مکتبات اور طباعت

10- میڈیا کا کردار

11- مکالماتی چینلز کا افتتاح

12- سزاؤں اور تعزیرات کا نفاذ

خاتمہ: اس میں بہترین نتائج، نصائح اور اچھے مشوروں کا ذکر ہے۔ آخر میں فہارس ہیں جن کی تعداد پانچ ہے اور وہ درج ذیل ہے:

1- قرآنی آیات کی فہرست

2- احادیث نبویہ کی فہرست

3- اعلام (ناموں) کی فہرست

4- مراجع اور مصادر کی فہرست

5- موضوعات کی فہرست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ اہم ترین امور ہیں جن کو بنیاد بنا کر میں نے بحث لکھی ہے۔ مجھے کمال کا دعویٰ نہیں بلکہ بشری تقاضوں کے پیش نظر یہ ایک ناقص سی کوشش ہے، ویسے بھی یہ بحث جلدی اور شدید مصروفیت میں لکھی گئی ہے۔ مگر یہ مخلصانہ جذبات، دل کی باتیں اور غیرت مندانہ الفاظ میں جو موجودہ زمانہ کے ایک اہم ترین مسئلہ پر پیش کیے گئے ہیں۔ جن خطرناک حالات سے آج ہم اور ہمارا معاشرہ گزر رہا ہے ان میں اس کا بیان انتہائی ضروری ہے۔

آخر میں، میں اللہ جل جلالہ کا شکر ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جس کی توفیق شامل حال ہے اور پھر اپنے حکمرانوں کا کہ جن کی کوششوں سے ہمارے ہاں امن کی دولت قائم ہے۔ خاصا طور پر امن فکری کا وجود ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہماری غلطیوں کو معاف فرمائے اور ہماری کوششوں میں برکت دے اور ہمیں اسباب سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور اللہ تعالیٰ ہمارے ملکوں کو فتنہ پرور اور شر انگریزوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔ بے شک وہ جواد اور کریم ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدًا وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ.

❁❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل اوّل

شریعت اسلامیہ کی جامع مانع تعریف

پہلی بحث : شریعت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

دوسری بحث : شریعت کی خصوصیات اور امتیازات

تیسری بحث : شریعت کے مصادر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلی بحث:

شریعت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

(ا) لغوی تعریف:

الشرعة یا الشریعة لفظ عربوں کے ہاں پانی کے چشمہ یا پانی کے منبع کو کہتے ہیں جہاں لوگ پانی پینے کے لیے آتے ہوں۔ بعض اوقات اپنے جانوروں کو بھی پانی پلانے کے لیے لاتے ہیں۔ عرب شریعہ اسے چشمہ کو کہتے ہیں جس سے پانی ختم نہ ہوتا ہو اور یہ ایسا پانی ہو جو پاک ہو اور خود بخود چلتا ہو اس کے لیے رسی وغیرہ استعمال نہ کرتی پڑتی ہو۔ اگر پانی آسمان سے اترے اور بارش کا پانی ہو تو اسے "الکرع" کہتے ہیں۔

لسان العرب میں ہے کہ:

"الشریعہ، الشراع اور المشرع اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے پانی نیچے کی طرف بہتا ہو۔" [1]

"عربوں کے ہاں الشریعة اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے پانی نکلتا ہو اور لوگ وہاں سے پیتے ہوں۔" [2]

گویا ہر غور و فکر کرنے والے شخص کو پتہ چلے گا کہ لفظ الشریعہ کے دو لغوی معانی ہیں:

(1)...... پانی کا چشمہ۔

(2)...... سیدھا راستہ۔ [3]

---

1. لسان العرب، دیکھئے: (شرع) کی تشریح۔
2. تاج العروس، باب العین، فصل شین۔
3. دیکھئے: الشریعة الإسلامية تاريخها ونظرية الملكية والعقود، ص: 27 ۔ 28۔ اور المدخل لدراسة الشريعة الإسلامية، ص: 10.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرع کے معانی:

''انتہائی ظاہر'' کے بھی ہیں۔ یہ ابن اعرابی کا قول ہے۔ ❶

اسی طرح کی بات ❷ ازہری نے لکھی ہے۔ انہوں نے کہا: لفظ شریعت کے معانی واضح اور ظاہر کے ہیں۔ ❸

لغوی معانی کے متعلق حاصل کلام یہ ہے کہ لفظ شریعت پانی کے سرچشمہ پر بولا جاتا ہے، اور شریعت ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ پھر یہ لفظ سیدھے راستہ پر بولا گیا یعنی منہج، اور صراطِ مستقیم، یہ تمام الفاظ ابتداء کے معانی میں استعمال ہوتے ہیں۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: الشرعة یہ الشریعة ہے۔ اس سے مراد جس سے کسی چیز کے لیے ابتداء کی جائے اس سے کہا جاتا ہے۔ شرع فی کذا، یعنی اس نے اس کی ابتداء کی ہے۔ ❹

جس کسی نے امر کی ابتداء کی، اس کی وضاحت کی اور اسے ایک منہج اور راستہ کے طور پر اختیار کیا تو اس نے شریعت اختیار کی۔ ❺

(ب) اصطلاحی معانی:

لفظ الشریعة کی اصطلاحی تعریف میں علماء کے کئی اقوال موجود ہیں۔ جبکہ سب کا مفہوم اور ہدف ایک ہی ہے۔

---

❶ احمد بن محمد بن زیاد بن اعرابی، ابوسعید، جو کہ بہت بڑے امام، عالم، محدث ثقہ زاہد، مکہ میں تشریف لائے اور وہاں کے شیخ بنے۔ ان کی بہترین کتابیں ہیں۔ (340)ھ میں فوت ہوئے۔ سیر اعلام النبلاء: 407/15۔ طبقات للسیوطی: 369.

❷ ابومنصور محمد بن احمد بن طلحہ بن نوح بن ازہر، ازری، ھروی، شافعی جو کہ 282ھ میں ھراۃ میں پیدا ہوئے۔ وہاں کے علماء سے علم حاصل کیا۔ 370ھ میں فوت ہوئے۔ معجم الأدباء: 164/17.

❸ لسان العرب، دیکھئے: (شرع)۔

❹ تفسیر ابن کثیر: 66/2.

❺ المدخل للدراسة الشریعة الإسلامیة، ص: 10.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن حزم رحمہ اللہ ❶ فرماتے ہیں:

''شریعت سے مراد وہ دینی امور ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی زبانی مشروع قرار دیے ہیں۔ یا آپ سے پہلے دیگر انبیاء کی زبانی بتائے ہیں۔'' ❷

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ❸ نے فرمایا:

''اسی طرح یہ نام الشریعۃ الشرع اور الشرعۃ ہے۔اس سے مراد ان تمام عقائد اور اعمال کا مجموعہ ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے مشروع قرار دیا ہے۔'' ❹

پھر فرمایا:

''سنت بھی شریعت کی طرح ہی ہے۔یعنی وہ اقوال و اعمال جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت قرار دیا ہے۔کبھی اس سے مراد وہ سب کچھ ہے جسے آپ نے عقائد میں سنت قرار دیا ہے اور کبھی وہ سب کچھ جسے آپ نے عمل میں سنت قرار دیا ہے۔دونوں ہی شریعت ہیں۔'' ❺

انہوں نے مزید فرمایا:

''شریعت سے مراد کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور وہ عقائد، احوال، عبادات، اعمال، سیاسات اور احکام ہیں جن پر اس امت کے سلف

---

❶ ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم۔آپ 384ھ میں رمضان المبارک کے آخری ایام میں قرطبہ میں پیدا ہوئے، اور 28 رمضان شعبان 456ھ بروز اتوار فوت ہوئے۔آپ 71 سال 10 ماہ کی عمر میں فوت ہوئے۔ دیکھئے: وفیات الأعیان: 328/3۔ معجم الأدباء: 236/12، 240۔ سیر اعلام النبلاء: 211/18۔ تذکرۃ الحفاظ: 1154/3۔ البدایۃ والنہایۃ: 92/12.

❷ الإحکام فی أصول الأحکام لابن حزم: 421/1.

❸ احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن عبداللہ بن خضر بن حمد بن خضر بن علی بن عبداللہ بن تیمیہ الحرانی ابو العباس تقی الدین، آپ وقت کے امام، محقق، حافظ مجتہد، مفسر، اصولی، نحوی اور واعظ ہیں، آپ کی بے شمار قیمتی تصانیف ہیں۔ آپ 661ھ میں پیدا ہوئے اور 728ھ میں فوت ہوئے۔ الدرر الکامنۃ: 144/1.

❹ مجمع الفتاوی: 306/19.

❺ مجموع الفتاوی: 307/19.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صالحین تھے۔“ ❶

بعض متاخرین نے شریعت کی تعریف یوں کی ہے کہ:

”شریعت اسلامیہ ان اعتقادی و عملی امر و احکام کا مجموعہ ہے جن کو اسلام نے معاشرہ کی اصلاح کے لیے اپنے ماننے والوں پر واجب قرار دیا ہے۔“ ❷

بعض لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ:

شریعت اسلامیہ کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے عقائد، عبادات، اخلاق، معاملات اور تمام شعبہ ہائے زندگی کو ترتیب سے چلانے کے لیے مشروع قرار دیا ہے۔ تاکہ وہ دنیا اور آخرت میں سعادت کی زندگی گزار سکیں۔“ ❸

---

❶ مجموع الفتاویٰ: 308/19.

❷ المدخل الفقهي العام، مصطفى احمد الزرقاء: 30/1.

❸ تاريخ التشريع والفقه في الاسلام، ص: 15.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دوسری بحث:

شریعت اسلامیہ کے امتیازات اور خصوصیات

شریعت اسلامیہ کی بہت سی خوبیاں اور خصوصیات ہیں جو اس کو تمام بشری قوانین سے امتیازی مقام عطا کرتی ہیں۔ ان میں اہم ترین یہ ہیں:

1- یہ شریعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے اور وہ خوب جانتا ہے کہ لوگوں کے لیے کیا بہتر ہے۔ فرمایا:

﴿اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝﴾ (الملك : 14)

''کیا بھلا وہ نہیں جانتا جس نے پیدا کیا اور وہ باریک بین اور خوب خبر رکھنے والا ہے۔''

2- یہ شریعت تمام انسانوں اور جنوں کے لیے ہے اور یہ گزشتہ تمام شریعتوں کا خاتمہ اور خلاصہ ہے۔

3- یہ شریعت انتہائی مکمل، پوری اور تمام ہے۔ فرمایا:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ﴾ (المائدة : 3)

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا ہے۔''

4- یہ شریعت ثابت اور تا قیامت ہے۔ یعنی جب تک دنیوی زندگی کا وجود ہے اور ہر پیش آمدہ نئے اور جدید مسائل کے لیے مکمل رہنمائی ہے۔

5- لوگ اپنی دنیاوی اور دینی زندگی کے لیے جس چیز کے محتاج ہیں وہ اس شریعت میں موجود ہے چاہے عقائد و احکام ہوں یا پھر سلوک اور زندگی کا دستور ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

6- یہ متوازن ہے اس میں کوئی اضطراب نہیں ہے۔

7- یہ تمام بشری شریعتوں سے امتیازی ہے۔ یہ اس لیے اتری ہے کہ لوگوں کو بھلائی پر جمع کرے، اور مختلف معاشروں میں زندگی گزارنے کی وجہ سے لوگوں میں جو اختلافات ہیں ان کا بہترین حل پیش کرے۔

8- اس میں دینی اور دنیوی ہر دو لحاظ سے جزاء وثواب موجود ہے۔

9- یہ اپنے ہدف میں مکمل اخلاقی اور اپنے احکام میں ہر لحاظ سے عادلانہ ہے۔

10- یہ ہر زمان ومکان کے لیے باصلاحیت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسری بحث:

شریعت کے مصادر

شریعت کے مصادر دو قسم کے ہیں:

(ا)...... وہ مصادر جن پر اتفاق ہے:

1- قرآن کریم
2- سنت رسول ﷺ
3- اجماع
4- قیاس

(ب)...... وہ جن میں اختلاف ہے:

1- صحابی کا مذہب
2- استصحاب
3- استحسان
4- مصالح مرسلۃ
5- عرف
6- استقراء
7- اجماع اہل مدینہ

اس کے علاوہ بھی کچھ مصادر ہیں جن کو یہاں ذکر کرنا مناسب نہیں۔ وہ کتب میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ [1]

[1] دیکھئے: الموافقات: 41/3۔ شرح تنقیح الفصول، ص: 445۔ الإحکام للآمدی: 108/1۔ التمہید لأبی الخطاب: 18/1۔ ارشاد الفحول الشوکانی، ص: 236.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

فکری امن

بحث اول : "فکری امن" کی تعریف

بحث دوم : "فکری امن" کی اہمیت

بحث سوم : "فکری امن" کے ضوابط

بحث چہارم: "فکری امن" کے قیام کے لیے وسائل

بحث پنجم : "فکری امن" کے لیے مشکلات اور رکاوٹیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلی بحث:

''فکری امن'' کی تعریف

''فکری امن'' کا لفظ زبان پر آتے ہی انسان کا دماغ کسی بھی امت کی خاص فکر اور اس کے ثقافتی خدوخال کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے ''فکری امن'' کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں کرنا ممکن ہے:

''فکری امن'' سے مراد یہ ہے کہ لوگ اپنے ملکوں اور معاشروں میں اپنی مختلف تہذیب وتمدن، ثقافت اور اپنی خاص فکر کے تحت امن وسکون سے زندگی گزار سکیں۔

بعض لوگوں نے اسے ''امن ثقافی'' کا نام دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ''معاشرہ کے لیے امن ثقافی سے مراد ایسے راہنما اصول اور تصورات کا وجود ہے جو سلوک کے بہترین ضوابط مہیا کریں تاکہ لوگوں کے دلوں میں امن وسکون پیدا کر سکیں اور شدت کو ختم کریں۔ ❶

یہ ''فکری امن'' کا عام مفہوم ہے۔ مسلمانوں کے ہاں فکری امن کا مفہوم واضح ہے کہ مسلمان اپنے تمام امور میں چاہے وہ فکری ہوں یا ثقافتی۔ ان میں کتاب وسنت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ان کے ہاں فکری امن کے لیے یہی دونوں مصدر ہیں۔ اس لیے جب ہم امت اسلامیہ کے ہاں فکری امن کی تعریف کریں تو وہ مندرجہ ذیل ہوگی:

مسلمان اپنے ملکوں میں اپنی ثقافت اور تہذیب وتمدن اور بنیادی فکری اصولوں کے تحت امن وسکون سے رہ سکیں جو انہوں نے کتاب وسنت سے اخذ کیے ہیں:

> ''جب مسلمان اپنے ثقافت اور امتیازی فکر کے ساتھ اپنے ہاں بنیادی امن و سکون سے ہوں اور ان کی تہذیب وتمدن خارجی افکار اور غیروں کی تہذیب سے متاثر نہ ہو تو ان کو فکری امن حاصل ہوگا۔'' ❷ واللہ اعلم

---

❶ خطاب الأمن فی الاسلام وثقافة التسامح والوئام، ص: 34.

❷ الأمن الفکری، للدکتور عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی، ص: 66.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دوسری بحث:

”فکری امن“ کی اہمیت

امن ہر امت کے لیے بنیادی طور پر مطلوب ہے۔ اہم ترین مقاصد میں ”فکری امن“ سرفہرست ہے تاکہ اسلامی ملکوں میں معاشرے کی عام طور پر اور نوجوانوں کی خاص طور پر خارجی افکار اور نقصان دہ نظریات سے حفاظت کی جا سکے۔ کیونکہ یہ شرعی واجب ہے اور دینی فریضہ ہے۔

”فکری امن“ کی حقیقت کئی آیات میں ذکر کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ﴾ (الاعراف: 96)

”اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان و زمین کی برکات نازل کر دیتے۔“

امن سے بڑھ کر کون سی برکت ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا﴾ (ابراهیم: 35)

”جب ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار! اس شہر کو امن والا بنا دے۔“

اسی امن کا احسان اللہ تعالیٰ نے قریش پر کیا تھا۔ فرمایا:

﴿لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّيْفِ ۝ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝﴾

(قریش: 1 ۔ 4)

”قریش کے دل میں محبت ڈالنے کی وجہ سے۔ ان کے دل میں سردی اور گرمی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے سفر کی محبت ڈالنے کی وجہ سے۔ تو ان پر لازم ہے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں۔ وہ جس نے انھیں بھوک سے (بچا کر) کھانا دیا اور خوف سے (بچا کر) امن دیا۔“

اللہ تعالیٰ نے قریش پر اس احسان کا ذکر ایک اور جگہ پر یوں فرمایا ہے:

﴿أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ﴾

(القصص: 57)

”کیا ہم نے انھیں ایک باامن حرم میں جگہ نہیں دی؟ جس کی طرف ہر چیز کے پھل کھینچ کر لائے جاتے ہیں۔“

”فکری امن“ کی اہمیت مندرجہ ذیل نکات میں ذکر کی جا سکتی ہے۔

1- ”فکری امن“ امت کے لیے اہم ترین خصوصیات کا باعث ہے اور یہ فکر، منہج اور مقاصد کا ایک ہونا ہے۔

2- اگر ”فکری امن“ مفقود ہو تو امن و سلامتی کی تمام فروعات و اقسام میں خلل واقع ہوگا۔

3- اس امت میں فکری جڑیں امت کے عقیدہ اور اس کے اصول و قواعد سے پیوستہ ہیں۔ یہی امن ہی اس اُمت کی شناخت، شخصیت اور ذات کی تحدید کرتا ہے۔

4- ”فکری امن“ درحقیقت تہذیب و تمدن، معاشرہ و ثقافت کی ترقی اور ترویج کا ضامن ہے۔

5- ”فکری امن“ کا قیام معاشرہ کے لیے عام طور پر اور نوجوانوں کے لیے خاص طور پر خارجی افکار کی ترویج میں رکاوٹ اور ان کے بنیادی افکار کے تحفظ کا ضامن ہے۔

6- ”فکری امن“ جرائم کی وجوہات جاننے میں عام طور پر اور شدت پسندی کے اسباب تلاش کرنے میں خاص طور پر معاون ہے۔

7- ”فکری امن“ شریعت کی حفاظت کا ضامن ہے۔ کیونکہ اسلام کے دشمن اس بات پر متفق ہیں کہ شریعت میں شکوک و شبہات اور طعن و تشنیع کے ذریعے لوگوں کو اس سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

متنفر کیا جائے۔

8- یہ ''فکری امن'' کے اہم اور بنیادی نکات ہیں جن کی بنیاد پر فرد اور معاشرہ میں اس کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ اس کے ذریعے امت اور معاشرہ کے تمام طبقوں اور شعبہ جات میں اس کا اہتمام ضروری ہے۔ ❶

---

❶ الأمن الفكري، ص: 25، 69.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسری بحث:

''فکری امن'' کے ضوابط

فکری امن کے اہم ترین ضوابط مندرجہ ذیل ہیں:

1- یہ ہمارے دین حنیف اور عقیدہ راسخہ کی تعلیمات سے ہم آہنگ ہو۔

2- مقاصد شریعت کے عین مطابق ہو کہ اس میں مصلحتوں کا حصول اور مفاسد کو ختم کرنا ہو۔

3- صحابہ کرام اور سلف صالحین کے فہم کے مطابق اعتدال اور میانہ روی کا امین ہو۔

4- شریعت کے صحیح مصادر سے اخذ کیا گیا ہو اور اسے علمائے ربانی کی موافقت حاصل ہو۔

5- امت کے لیے اتفاق اور اتحاد کا باعث ہو۔

6- وہ امت کی ثقافت اور اس کی تہذیب کا محافظ ہو۔

7- یہ امت کی شناخت کرنے اور اس کی ہیبت واقدار کی تشکیل میں معاون ہو۔

8- فرد اور معاشرہ کی تطہیر اور عفت کا ضامن ہو۔

9- اس کے نگران اور ذمہ دار مخلص حکمران اور باعمل علماء ہوں۔

10- امن وامان کے جامع مفہوم کی تکمیل کا ذریعہ ہو جو فکری، اجتماعی اختلاف سے پاک ہو۔

اس کے علاوہ شریعت نے امن وامان کے جامع مفہوم کی تکمیل کا ذریعہ خوبیاں اور فضائل بیان کیے ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون اور تعارف کی ترغیب دی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ﴾

(المائدۃ: 2)

''اور نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا﴾ (الحجرات: 13)

''اے لوگو! بے شک ہم نے تمھیں ایک نر اور ایک مادہ سے پیدا کیا اور ہم نے تمھیں قومیں اور قبیلے بنا دیا، تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔''

شریعت نے نرمی، تعاون اور انسانی و معاشرتی حقوق کی ادائیگی پر زور دیا ہے اسی طرح شخصی و مذہبی آزادی، عدل و انصاف اور مساوات کا درس دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تبادلہ خیالات اور دوسری انسانی تہذیبوں کے ساتھ میل جول اور نافع علوم وفنون کا شوق دلایا ہے۔ حکمت مومن کی گمشدہ میراث ہے وہ اسے جہاں ملے حاصل کر لیتا ہے۔ یہ اس لیے ذکر کیا گیا ہے کہ فکری امن میں خلل درحقیقت دوسری تہذیبوں سے متاثر ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے اس کے ضوابط مقرر کرنا ضروری ہے۔

یہ اہم ترین ضوابط ہیں جو میں نے بڑی جلدی میں قلمبند کیے ہیں۔ مزید غور وفکر کرنے پر اور بھی ضوابط ذکر کیے جا سکتے ہیں۔ واللہ اعلم

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

چوتھی بحث:

''فکری امن'' کے قیام کے لیے وسائل

یہاں چند ایسے امور کا تذکرہ کیا جا رہا ہے جو ''فکری امن'' کے قیام کے لیے بطور وسائل ذکر کیے جا سکتے ہیں:

1- اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے راہنمائی لینا۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کو لازم پکڑنا۔ اصل میں یہ حقیقی امن ہے۔ یہی وہ خیر ہے کہ جس کی طرف اس ملک کے حکمران مائل ہیں اور یہاں کے سیکورٹی اداروں کے افراد اسی کوشش میں لگے ہیں الحمدللہ، اور ہر غیرت مند مسلمان اسی کا پہرہ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ یَلْبِسُوْۤا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ۠﴾ (الانعام: 82)

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم (شرک) سے نہیں ملایا تو یہی لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔''

2- صحیح ترین اجتماعی ترقی جو دین حنیف کے مزاج کے عین مطابق ہو اور معاشرہ اپنی عادات اور تقالید میں کبھی بھی اس کی مخالفت نہ کرے اور ایسی اقدار ہوں جو شریعت کے مخالف نہ ہوں۔

3- مطبوعات اور ذرائع ابلاغ (میڈیا) کے لیے قواعد وضوابط مقرر کرنا۔

4- تمام حکام اور علماء کو اس کی دعوت دینا، سیاسی، فکری، علمی اور ثقافتی میدان کے دانشوروں کو اس کا قائل کرنا۔ ہر ادیب مفکر، عالم اور علم و معرفت کے ہر ماہر کو اس کی اہمیت کا احساس دلانا۔ خاص طور پر ایسے علمائے دین تیار کرنا جو الحاد، غلو، دہشت گردی، شدت پسندی، افراط و تفریط اور جہالت کے خلاف جنگ کریں، اور ہر فساد کے آگے بند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باندھنے کی کوشش کریں چاہے وہ فساد دینی ہو، اجتماعی ہو یا فکری ہو جو ہمارے معاشرے کے لیے عام طور پر اور نوجوانوں کے لیے خاص طور پر باعث ضرر ہو۔

5- نوجوانوں کے فکری اور ثقافتی رویوں کا اندازہ کرنا، ان کے ساتھ تبادلہ خیالات کرتے رہنا اور ان کو خارجی فکر، شدت پسندی اور گمراہ کن افکار سے محفوظ کرنا۔

6- اسلامی ورثہ کا احیاء اور اس کو اپنانے کی تلقین اس کے بعد کہ اس میں جو انسانی اور جمالی خوبیاں ہیں انہیں اُجاگر کیا جائے۔ نوجوانوں میں اسلامی تہذیب وتمدن کا شعور پیدا کرنے کے لیے اسلامی تہذیب وتمدن کا تعارف اور ان میں مطالعہ کتاب بینی اور تحقیق کا شوق پیدا کرنا۔ ثقافتی قدیم اور جدید علوم وفنون سے واقفیت دلانا، کیونکہ تعصب جہالت اور شدت پسندی درحقیقت ناخواندگی اور بے علمی کے پیچھے چھپی ہوتی ہے۔

7- انسانیت کا مفہوم، اور ان تہذیبی اقدار کا فروغ جو قدیم اور جدید مسلمان ماہرین نے بیان کی ہیں تاکہ مسلمان نوجوان ترقی اور ایجادات کا راستہ اختیار کر سکے اور اسلامی ممالک ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شامل ہو۔

8- میڈیا کا صحت مندانہ کردار۔ یہ اسلام کی خوبیاں بیان کرنے اور اسلام کے متصادم خارجی افکار کی وضاحت سے ہی ممکن ہے۔

9- میانہ روی اور اعتدال کا درس دینا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا﴾ (البقرۃ : 143)

''اور اسی طرح ہم نے تمہیں امتِ معتدل بنایا ہے۔''

اسے اپنی زندگی، سلوک اور تصرفات میں شامل کرنا اور ہر لحاظ سے غلو، زیادتی، سختی، بے ہمتی اور شکست وریخت سے دور رہنا۔

10- شرعی اصطلاحات اور مفاہیم کی صحیح ترین تعبیر پیش کرنا اور ان کو غیر اسلامی اور مشکوک افکار و اصطلاحات سے محفوظ بنانا۔ کتنے ہی لوگوں نے خلط ملط مفاہیم کی بناء پر الحاد کا راستہ اختیار کیا ہے۔ جیسا کہ بہت سے لوگوں نے جہاد اور ولاء و براء کے نام پر گمراہی،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

غلو، تکفیر، خودکش حملوں، شدت پسندی اور دہشت گردی کو اپنا لیا ہے۔

دوسری طرف آزادی رائے کے نام پر گھڑی جانے والی اصطلاحات کی روک تھام کی کوشش کرنا تاکہ آزادی رائے کفر نہ بن جائے۔ بے ضابطہ سوچوں کو لگام دینا، ثقافت اور دانشوری کو تبدیلی سے روکنا، لادینیت اور مغربی تہذیب کا راستہ بند کرنا۔ غیروں کی اصطلاحات کو اپنانے کا سدباب کرنا تاکہ ہماری روشن ثقافت متاثر نہ ہو۔

یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ حتیٰ کہ لوگوں کی زندگی فکری امن اور وراثتی اجاگر ہو سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانچویں بحث:

’’فکری امن‘‘ کے لیے رکاوٹیں اور مشکلات

جیسے ’’فکری امن‘‘ کو فروغ دینے کے لیے چند وسائل ہیں۔ ایسے ہی اس میں چند رکاوٹیں اور مشکلات ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

1- اللہ تعالیٰ کی شریعت سے دوری، خواہشات کی پیروی، فکری انحراف، یہ تینوں عوامل اختلاف اور تفرقہ پیدا کرتے ہیں۔

2- دوسروں سے تبادلہ خیالات نہ کرنا اور ان کی رائے کا احترام نہ کرنا، غلطی کے اسباب پر غور اور ان کی وضاحت نہ کرنا، شدت پسندی اور انحراف کے اسباب سے چشم پوشی کرنا۔

3- معتبر اور جید علماء سے دوری اختیار کرنا، ان کی تعلیمات کو چھوڑ دینا ان کے علم، منہج اور استنباط مسائل سے استفادہ نہ کرنا خصوصاً ان مسائل میں جن میں غور و فکر، باریک بینی، وسیع علم اور صحیح استنباط کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ امت کے لیے نئے پیش آمدہ مسائل اور مشکلات وغیرہ۔

4- عقیدہ میں خلل اور شریعت پر عمل میں سستی، دعوتی میدان اور محاسبہ میں کوتاہی کرنا۔

5- شرعی علوم اور صحیح عقیدہ سے اعراض کرنا، اور منہج تعلیم میں خلل واقع ہونا۔

6- نوجوانوں کی راہنمائی میں ذرائع ابلاغ کا کردار ادا نہ کرنا اور انہیں مخالف افکار سے نہ بچانا، تمام تر وسائل، اسالیب، اور طریقہ کار استعمال کرتے ہوئے لادینیت، فکری فساد جو کہ مشرق و مغرب سے میڈیا، ٹی وی چینلز کے ذریعے اکثر ذرائع ابلاغ اور معلوماتی چینل دکھا رہے ہیں ان کا راستہ نہ روکنا۔

7- اپنی مسئولیت اور ذمہ داری کا احساس نہ کرنا۔ چاہے یہ کوتاہی امت کے راہنماؤں، علماء، سیاستدانوں، دانشوروں، مؤلفین، مصنفین ادباء اور حکمرانوں کی طرف سے ہو یا عام

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

آدمی کی طرف سے ہو، کہ جس کے ذریعے سے امت میں فکری امن کو پروان چڑھایا جاسکتا ہو۔

8- فکری امن کی رکاوٹوں اور مشکلات میں سے ایک جہالت اور صحیح فہم وشعور کا فقدان ہے اور شریعت کو اصل مصدر سے نہ لینا ہے۔ تعصب اور حزبیت بھی اس کی رکاوٹوں میں سے ہے۔ واللہ اعلم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل سوم

فکری امن کے قیام میں شریعت اسلامیہ کا کردار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسری فصل:

''فکری امن'' کے قیام میں شریعت اسلامیہ کا کردار

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ''فکری امن'' کے قیام میں شریعت کا کردار اہم ترین ہے۔ مندرجہ ذیل امور کی بناء پر اس بات کی وضاحت ہوسکتی ہے:

(1)......لوگوں کے دلوں میں صحیح عقیدہ راسخ کرنا

ایمان اور امن کا بنیادی تعلق:

لفظ امن اور ایمان دونوں ہی ((أم، ن)) سے بنے ہیں۔ ان حروف سے بنائے گئے الفاظ کا ذکر قرآن مجید میں تقریباً 800 مقامات پر کیا گیا ہے۔ مومنون، ایمان، امانت، امین اور امن تمام کلمات راحت، سکون، سعادت، قرار، بہترین زندگی، خوف وغم سے دوری پر اس شخص کے لیے دلالت کرتے ہیں جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی اطاعت کرے اور اس کے احکام کو بجا لائے جب کہ اس کے برعکس وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کی حکم عدولی کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾ (الانعام: 82)

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم (شرک) سے نہیں ملایا تو یہی لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔''[1]

حقیقی امن اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتا، جب تک اللہ تعالیٰ کے رب، خالق، مالک اور فقط ایک ہی معبود برحق ہونے پر کامل ایمان نہ ہو۔ اسی طرح اس کے رحمان و رحیم ہونے

[1] دیکھئے: المؤسسات الدينية و دورها في تعميق الوعي الأمني، ص: 57.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے اسماء وصفات کاملہ پر مکمل ایمان ویقین ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝﴾ (الشوریٰ: 11)

''اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔''

پس ایمان، امن و سلامتی اور نجات کا سبب ہے۔ کیونکہ یہ ایسا سیدھا راستہ ہے جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ جتنے بھی راستے ہیں وہ حیرت واضطراب اور ضیاع کے راستے ہیں۔ جو کہ انسانی جان و مال اور عزت ونفس پر خوف و ہراس کا باعث ہیں۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝﴾ (الانعام: 153)

''اور یہ کہ بے شک یہی میرا راستہ ہے سیدھا، پس اس پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تمھیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گے۔ یہ ہے جس کا تاکیدی حکم اس نے تمھیں دیا ہے، تاکہ تم بچ جاؤ۔''

اور فرمایا:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ﴾

(النور: 55)

''اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے، وعدہ کیا ہے کہ وہ انھیں زمین میں ضرور ہی جانشین بنائے گا، جس طرح ان لوگوں کو جانشین بنایا جو ان سے پہلے تھے اور ان کے لیے ان کے اس دین کو ضرور ہی اقتدار دے گا جسے اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے اور ہر صورت انھیں ان کے خوف کے بعد بدل کر امن دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔"

ان آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے ساتھ وعدہ موجود ہے کہ وہ لوگ جن کے دلوں میں ایمان اور اس کے ارکان جڑ پکڑ جائیں، ان کے اعضائے جسمانی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں لگ جائیں اور ان کی زندگی اعمال صالح سے مزین ہو تو اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں ثابت قدم کر دے گا اور ان کو حکمرانی عطا کرے گا، اور ان کو امن کی دولت نصیب ہوگی۔ اس کے بعد کہ وہ خوف و ہراس میں زندگی گزار رہے تھے۔

ان آیات میں امن سے مراد امنِ شامل ہے، شرعی نصوص میں اس کا ذکر ہے اور یہ اپنی شان و منزلت اور اسباب کے لحاظ سے انتہائی اعلیٰ ہے۔ اس کا وجود ایمان کے وجود سے اور ایک لحاظ سے اعمالِ صالحہ سے قائم ہے۔ اس امن کے فقدان سے ڈرایا گیا ہے۔ یہ خوف کی انواع و اقسام کے پیش نظر مختلف انواع و اقسام پر مشتمل ہے۔ امنِ شامل درحقیقت مختلف قسم کا ہے جو اپنے اسباب اور تقاضوں کے لحاظ سے مختلف ہے۔ [1]

(2)......شریعت کی تطبیق اور ضروریات خمسہ کا تحفظ

شریعت کی تطبیق کے انتہائی بہترین آثار اور نتائج ہیں جن میں فرد اور معاشرہ کی سعادت مندی پنہاں ہے۔

اس کے ذریعے بے چینی اور فضولیات کی روک تھام ہوتی ہے۔ اسلام نے اپنے احکام کے ذریعے شرعی مصلحتوں اور ضروری امور کا تحفظ کیا ہے جن پر انسانی زندگی قائم ہے۔ ان ضروریات کو علماء نے "ضروریات خمسہ" کا نام دیا ہے۔ بعض نے "کلیات خمسہ" کہا ہے۔

امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وہ امور جن پر اس دُنیا میں انسانی زندگی کا انحصار ہے اور ان کے بغیر انسانی زندگی کا تصور نہیں۔ وہ پانچ ہیں:

(1) دین (2) جان (3) عقل (4) نسل (5) مال۔" [2]

[1] الأمن الفكرى للتركى، ص: 12.

[2] الموافقات: 8/2 ـ 10.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرعی سزاؤں کو نافذ کرنے کا سب سے بڑا فائدہ امن کی تمام فروعات کا قیام ہے۔ جن میں سب سے اہم "فکری امن" ہے۔ کیونکہ عقل ان ضروریات میں سے ہے جن کی حفاظت کا اسلام ذمہ دار ہے۔ یہ ہر اس چیز سے عقل کی حفاظت کرتا ہے جو عقل میں خلل کا باعث ہے۔ کیونکہ عقل کو صراط مستقیم پر رکھنا شریعت اسلامیہ کے اہداف میں شامل ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ یہ ان اصولوں میں سے ایک ہے جن پر اس دنیا میں انسانی زندگی قائم ہے۔ ❶

(3)......نفع بخش علوم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝﴾

(الحج: 54)

"اور تاکہ وہ لوگ جنھیں علم دیا گیا ہے، جان لیں کہ بے شک وہی تیرے رب کی طرف سے حق ہے تو وہ اس پر ایمان لے آئیں، پس ان کے دل اس کے لیے عاجز ہو جائیں اور بے شک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے یقیناً سیدھے راستے کی طرف ہدایت دینے والا ہے۔"

"فکری امن" کے اہم ترین اسباب میں سے ایک ایمانی علوم سے مزین ہونا ہے جو اصلاح اور ہدایت کے راستہ کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔ یہ وہ راستہ ہے جو قرآن کریم نے متعین کیا ہے۔ یہ وہ حق مبین ہے جس پر باطل کہیں سے بھی راہ نہیں پا سکتا۔ یہ بہترین فکری منہج کا سرچشمہ، سیدھا راستہ اور اطاعت گزاری کا درس دیتا ہے۔ قرآن مجید نیکی کے کاموں، برائی سے بچنے اور اللہ تعالیٰ کے تقرب کا ذریعہ ہے۔ یہ اس کی رحمت و معافی کی امید اور اس کے حساب و کتاب اور عذابوں سے بچنے کا ہے۔ قرآن مجید نے ایمانی علوم سیکھنے کی ترغیب اور ان کے مقام و مرتبہ، عظیم منافع و امن و سلامتی کو بیان فرمایا ہے۔

❶ الأمن الافكري، ص: 39.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ يَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴾ (الزمر: 9)

''(کیا یہ بہتر ہے) یا وہ شخص جو رات کی گھڑیوں میں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے عبادت کرنے والا ہے، آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے؟ کہہ دے کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ جو نہیں جانتے؟ نصیحت تو بس عقلوں والے ہی قبول کرتے ہیں۔''

ایمانی علوم جن کی طرف قرآن مجید بلاتا ہے وہ تقویٰ اور علم کی فضیلت کو جمع کرنے کا باعث ہیں تاکہ نفع بخش علم، امن پسند معاشرہ کی تشکیل، سلوک کی استقامت، عدل وانصاف کے قیام، حقوق کی ادائیگی، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی، مادیت پرستی سے دوری اور عداوت و دشمنی کے محرکات کو ختم کرنے کا باعث بن سکے۔

اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ایمانی علوم کی فضیلت بیان کی ہے اور اس کے خالص ترین مقاصد کو بیان فرمایا ہے۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو کسی ایسے راستہ پر چلا جس میں وہ علم تلاش کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستہ پر چلا دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے طالب علم کے پاؤں کے نیچے رضا مندی سے اپنے پر بچھاتے ہیں، اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہی ہے جسے چودھویں کے چاند کی تمام ستاروں پر ہے، اور علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء کی وراثت درہم و دینار نہیں ہے، بلکہ ان کی وراثت علم ہے جس نے اس کو حاصل کیا اس نے خیر کثیر حاصل کر لی۔'' [1]

---

[1] مسند احمد: 45/36، 2175۔ ابو داؤد، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم: 237/4۔ 3636۔ ترمذی، ابواب العلم عن رسول اللّٰہ، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة: 414/4، 2682۔ ابن ماجه: 81/1، 223۔ ابن حبان، کتاب العلم: 289/1، 88.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا حدیث اور دلائل سے ایمانی علوم اور فکری امن کے درمیان مضبوط تعلق واضح ہے۔ اس میدان میں ایک اہم ترین بات یہ ہے کہ علمائے ربانی سے ہی علم حاصل کرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ فکری امن کی علامت ہیں۔ ان علماء کی توجیہات اور رہنمائی نصوصِ شرعیہ اور قواعد سے صحیح استدلال اور صحیح فہم وشعور مہیا کرتی ہیں۔ خاص طور پر نئے پیش آمدہ مسائل اور آفات میں بہترین منہج ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ لَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ﴾ (النساء: 83)

’’اور اگر وہ اسے رسول کی طرف اور اپنے حکم دینے والوں کی طرف لوٹاتے تو وہ لوگ اسے ضرور جان لیتے جو ان میں سے اس کا اصل مطلب نکالتے ہیں۔‘‘

اس آیت کریمہ کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ علم وتعلم کے میدان میں سیکھنے اور سکھانے والوں کا اللہ تعالیٰ کے متعلق بغیر علم کے بات کرنا کس قدر خطرناک ہے، اور کچھ لوگوں کا بغیر علم کے ان شرعی امور میں فتویٰ صادر کرنا جن کا تعلق حرام وحلال سے ہے، کس قدر تباہی و بربادی کا باعث ہے۔ جب وہ اس کے اہل نہیں تو یہ فکری امن کو تباہ برباد کرنے اور فکری انتشار پیدا کرنے کے مترادف ہے۔

(4)......نیک اعمال

ایک مسلمان کی زندگی میں نیک اعمال کو عبادات کے اہتمام و قیام میں بنیادی حیثیت حاصل ہے اور اس کے بہترین اثرات ہیں۔ جیسا کہ انشراح صدر، راحت وسکون، اطمینان اور وسعت رزق، امن وایمان اور شعور وفہم۔

ان آثار کے متعلق قرآن مجید اور سنت نبویہ میں بہت سی نصوص موجود ہیں، اور یہ کہ تقویٰ اور اعمال صالحہ پر دنیا وآخرت کی سعادت مندی کی بنیاد ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ﴾ (الاعراف : 96)

''اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان و زمین کی برکات نازل کر دیتے۔''

اس آیت کریمہ میں عبادت اور اس سے ایک مسلمان کی زندگی پر مرتب ہونے والے بہترین اثرات کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے متعلق فرمایا ہے:

﴿وَ لَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ﴾ (المائدة : 66)

''اور اگر وہ واقعی تورات اور انجیل کی پابندی کرتے اور اس کی جو ان کی طرف ان کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے تو یقیناً وہ اپنے اوپر سے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے کھاتے۔''

اللہ تعالیٰ نے ان دو آیات کریمہ میں بستیوں کے باسیوں اور اہل کتاب کے لیے ایمان اور تقویٰ کی بنیاد پر دنیا میں اجر و ثواب کا ذکر کیا ہے۔ البتہ جو ثواب آخرت میں مومنوں اور متقیوں کے لیے ذکر کیا ہے وہ مندرجہ ذیل آیت کریمہ میں ذکر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝﴾ (المائدة : 65)

''اور اگر واقعی اہل کتاب ایمان لے آتے اور ڈرتے تو ہم ضرور ان سے ان کے گناہ دور کر دیتے اور انھیں ضرور نعمت کے باغوں میں داخل کرتے۔''

اور فرمایا:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝﴾ (الاحزاب : 70)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور بالکل سیدھی بات کہو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ عبادت ہے۔ پھر اس عبادت پر مرتب ہونے والے اثرات کا ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ (الاحزاب: 71)

”وہ تمھارے لیے تمھارے اعمال درست کر دے گا اور تمھارے لیے تمھارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے تو یقیناً اس نے کامیابی حاصل کرلی، بہت بڑی کامیابی۔“

یقیناً اعمال کی اصلاح، اور آخرت میں گناہوں کی بخشش ان اثرات میں سے ہے جو عبادت پر مرتب ہوتے ہیں۔ یہ آیت کریمہ ان اثرات کے ذکر پر مشتمل ہے جو عبادت کی بنیاد پر دنیا و آخرت میں مرتب ہوتے ہیں۔ دنیا میں اعمال کی اصلاح، اعمال کی توفیق اور صحیح منہج اور راستہ کی شکل میں اور یہ کہ انسان اللہ تعالیٰ کے راستہ پر پوری بصیرت اور دلیل کے ساتھ چلتا ہے، اور آخرت میں گناہوں کی بخشش اور برائیوں سے معافی کی شکل میں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ يُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾ (الانفال: 29)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمھارے لیے (حق و باطل میں) فرق کرنے کی بڑی قوت بنا دے گا اور تم سے تمھاری برائیاں دور کر دے گا اور تمھیں بخش دے گا اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔“

یہ آیت کریمہ دلیل ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت والے اعمال کرتا ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ فرقان (فیصلہ) عطا کرے گا جو اس کے لیے حق و باطل میں فرق واضح کر دے گا۔ فکری امن کی حقیقت بھی یہی ہے۔ ایسا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ پر پوری بصیرت کے ساتھ چلتا ہے اور ہدایت اختیار کرتا ہے۔ یہ انعام تو دنیا میں ہے۔ جبکہ آخرت میں اس کے لیے گناہوں کی بخشش اور غلطیوں کی معافی کا اعلان ہے۔

ایک مسلمان کی زندگی میں عبادات کے نتیجہ میں جن اثرات کے مرتب ہونے کا ذکر سنت مطہرہ میں ہے وہ رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث میں ہے جو آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے لیے ذکر کی ہے۔ آپ نے یہ عظیم وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو وہ تجھے محفوظ رکھے گا، تو اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔" ❶

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کی حفاظت کرنا دو اقسام پر مشتمل ہے:

(1)...... اس کے بدن، مال، جان اور اہل وعیال کی حفاظت۔

(2)...... گمراہ کن شبہات اور حرام شدہ شہوات سے حفاظت۔

یہ اسی وقت ہے جب وہ سیدھی راہ پر چلے اور دین و دنیا کے امور میں استقامت اختیار کرے۔ ❷

جو تفصیل گزر چکی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ اطاعت اور اعمالِ صالحہ فکری امن کے قیام کی بنیاد جبکہ گناہ اور محرمات کا ارتکاب معاشرہ کی کشتی کو ڈبونے کا سبب ہے۔ فکری انحراف درحقیقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ ہے۔ گناہوں کے انتہائی برے اثرات معاشرے پر مرتب ہوتے ہیں۔ اسلامی معاشرہ میں فکری امن بنیادی عنصر ہے اسے انسانی زندگی میں شریعت کی تطبیق سے الگ کرنا ناممکن ہے اس کے اور اجتماعی رویوں کے درمیان فرق کرنا بھی ناممکن ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "اقتضاء الصراط المستقیم" میں

---

❶ ترمذی، ابواب صفة القيامة والرقائق والورع: 2516۔ حسن صحیح۔

❷ اثر العبادات فی حياة المسلم، ص: 19.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے متعلق چند باتیں غیر مسلموں سے مشابہت سے بچنے کے باب میں ذکر کی ہیں اور یہ کہ غیر مسلموں سے مشابہت کا لوگوں کے رویوں اور ان کی زندگی سے گہرا واسطہ ہے۔ ❶

(5)......اعتدال اور میانہ روی

ہمارے ملکوں میں امن و استقرار کو بحال رکھنے کے لیے دین میں میانہ روی اور اعتدال کو اپنانا اور افراط و تفریط سے دور رہنا لازم ہے۔ یہ بات بھی معلوم ہے کہ میانہ روی اور اعتدال دین اسلام کی خصوصیات میں سے ہے اور یہ امت اسلامیہ کے لیے شرف و اعلیٰ مقام کی علامت ہے۔ اعتدال اور میانہ روی کی اہم خصوصیات میں سے اہم ترین امن و امان ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے میانہ روی اور اعتدال پر سکون معاشرے کا باعث ہے جبکہ افراط و تفریط اور شدت خطرہ اور فساد کو جنم دیتی ہے۔ میانہ روی اپنے ماحول کو تحفظ فراہم کرنے کا باعث ہے۔ میانہ روی اور اعتدال جہاں امن وسکون کا باعث ہے وہاں قوت و طاقت کا بھی ذریعہ ہے، اعتدال قوت کا مرکز ہے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ نوجوانی قوت کا مرکز ہے جو کہ بڑھاپے اور بچپن کی درمیانی عمر ہے۔ اسی طرح سورج جب دن کے وسط میں ہوتا ہے تو دن کے شروع اور آخر کی بجائے انتہائی قوت والا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾ (البقرة: 143)

''اور اسی طرح ہم نے تمھیں سب سے بہتر امت بنایا، تاکہ تم لوگوں پر شہادت دینے والے بنو اور رسول تم پر شہادت دینے والا بنے۔''

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں اس امت کی پہچان اور امتوں کے درمیان اس کا مقام و مرتبہ بیان کیا ہے۔ جس میں افراط و تفریط، ناکامی و کم ہمتی، سستی، غلو اور شدت نہیں ہے۔ اس امت کے ہر کام میں میانہ روی اور اعتدال ہے۔

جب اسلام میانہ روی اور اعتدال کا درس دیتا ہے، تو پھر ہر اس چیز سے دور رہنے کا بھی

❶ اقتضاء الصراط المستقيم: 79/1.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

درس دیتا ہے جو افراط وتفریط کا باعث ہے۔ کیونکہ یہ امن وسکون کو برباد کرنے کے مترادف ہے جس میں سب سے اہم فرد اور معاشرہ کے لیے فکری امن ہے۔

افراط وتفریط درحقیقت عقائد، تکفیر اور سلوک میں سیدھی راہ سے ہٹنے کا نام ہے، اور یہ اسلامی تعلیم اور مقاصد شریعت کے خلاف ہے۔ [1]

(6)......علماء اور حکمرانوں کی طرف رجوع

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ اِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَ لَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰۤى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ﴾

(النساء: 83)

''اور جب ان کے پاس امن یا خوف کا کوئی معاملہ آتا ہے اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر وہ اسے رسول کی طرف اور اپنے حکم دینے والوں کی طرف لوٹاتے تو وہ لوگ اسے ضرور جان لیتے جو ان میں سے اس کا اصل مطلب نکالتے ہیں۔''

اور فرمایا:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۠﴾ (النساء: 59)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور ان کا بھی جو تم میں سے حکم دینے والے ہیں، پھر اگر تم کسی چیز میں جھگڑ پڑو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے زیادہ اچھا ہے۔''

[1] متطلبات المحافظة على نعمة الأمن والاستقراء في بلادنا، ص: 23.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نئے پیش آمدہ مسائل اور آفات و مشکلات میں امراء اور علماء کی اطاعت، ان کی طرف رجوع اور ان کے علم وفہم سے استفادہ کرنا ہی اجتماعی امن کی تمام فروعات کے قیام کا سبب ہے جس میں سب سے پہلے فکری امن ہے جو فرد اور معاشرہ کی ضرورت ہے۔

اسی کے ذریعے ہی امت کی وحدت اور حکومت کا استقرار ہے، اور اس کی بناء پر ہی تعمیر و ترقی اور نشو ونما کے مواقع میسر آتے ہیں۔

اسی اہم ترین مقصد کے حصول کے لیے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ تمام مسلمان اپنے امراء اور اولیاء الامور کی ہر حال اور ہر لحاظ سے اطاعت کریں۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تمہارے اوپر کسی حبشی کو ہی حکمران کیوں نہ بنا دیا جائے جس کا سر کشمش کی طرح ہو۔'' ❶

شیخ عبدالرحمان سعدی رحمہ اللہ ❷ درج ذیل آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

﴿وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ﴾ (النساء: 83)

''اور جب ان کے پاس امن یا خوف کا کوئی معاملہ آتا ہے اسے مشہور کر دیتے ہیں۔''

یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کے لیے ان کے اس غیر لائق فعل پر سرزنش ہے اور یہ کہ ان کو چاہیے تھا کہ جب ان کے سامنے اس طرح کا اہم معاملہ ہو، اس کا تعلق مصلحت عامہ یا امن سے ہو، مومنوں کے امن و سکون یا پھر خوف کے متعلق ہو جس میں ان کے لیے پریشانی ہے تو وہ ثابت قدم رہیں اور اس خبر کی اشاعت میں جلدی نہ کریں۔ بلکہ اسے رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹائیں یا پھر حکمرانوں اور اہل علم، اہل عقل و دانش اور تجربہ کار لوگوں کی طرف لوٹائیں جو ان امور کی معرفت کے ساتھ ساتھ مصلحت عامہ اور اس کے مخالف امور پر نظر

---

❶ بخاری، کتاب الأذان، باب امامة العبد والمولی: 693۔ وکتاب الأحکام: 7142.

❷ الشیخ ابوعبداللہ عبدالرحمٰن بن ناصر سعدی، تمیمی، عنیزہ قصیم میں 12 محرم 1307ھ کو پیدا ہوئے، اور 1376ھ کو عنیزہ میں ہی فوت ہوئے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رکھتے ہیں۔

اسی لیے فرمایا:

﴿لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ﴾ (النساء: 83)

''جو ان میں سے اس کا اصل مطلب نکالتے ہیں۔''

یعنی وہ اپنی آراء اور فکر و دانش کے ذریعے اس کا بہترین حل اپنے علم کی روشنی میں ڈھونڈیں۔ پھر فرمایا:

اس میں ایک ادبی قاعدہ کی دلیل ہے کہ جب کوئی ایسا اہم معاملہ درپیش ہو تو اسے اس کے اہل کے سپرد کرنا چاہیے اور اس کی معرفت رکھنے والوں اور اس کے ماہر لوگوں سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کی جائے، یہی صحیح موقف زیادہ قریب اور غلطی سے سلامت رہنے کے لیے بہترین ہے۔ ❶

اللہ تعالیٰ اس شاعر کو جزا دے، بہترین بات کہی۔

جب معاملات اس کے اہل کے سپرد نہ ہوں تو پھر تو ان میں واضح خلل دیکھے گا۔

امت کے حالات کا مطالعہ کرنے والا شخص اس بات کا ادراک کرے گا کہ اگر منہج سلیم اپنایا جاتا تو کبھی بھی دہشت گردی، شدت پسندی جنم نہ لیتی اور معاشرتی رویوں میں بگاڑ کبھی نہ آتا۔ یہ منہج اللہ تعالیٰ کے حکم سے معاشرتی امن کی ضمانت اور افراد معاشرہ کی فکری تربیت کا باعث ہے۔

(7)......دعوت اور احتساب

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلانا انبیاء اور رسولوں کا طریقہ ہے اور سچے مومنوں کا پیغام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ﴾

(یوسف: 108)

---

❶ تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان: 416/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”کہہ دے یہی میرا راستہ ہے، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، پوری بصیرت پر، میں اور وہ بھی جنھوں نے میری پیروی کی ہے۔“

اور فرمایا:

﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾ (النمل: 125)

”اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلا اور ان سے اس طریقے کے ساتھ بحث کر جو سب سے اچھا ہے۔“

اور فرمایا:

﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ (حم السجدہ: 33)

”اور بات کے اعتبار سے اس سے اچھا کون ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ بے شک میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔“

صحیح حدیث میں ہے کہ:

”جس نے کسی کو ہدایت کی طرف بلایا تو اس کے لیے بھی اتنا ہی اجر جتنا اس پر عمل کرنے والوں کے لیے ہوگا اور ان سب کے اجر میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔“ [1]

اور فرمایا:

”نیکی اگر تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دے تو یہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے کہیں بہتر ہے۔“ [2]

احتساب سے مراد: نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہے۔ یہ دین کا اہم ترین ستون

---

[1] مسلم، کتاب العلم، باب من دعا الی ھدی أو ضلالۃ: 62/8.

[2] بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب دعا النبی ﷺ: 2942.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اسی کے ذریعے اس امت کو تمام جہانوں پر فضیلت حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ﴾ (آل عمران : 110)

''تم سب سے بہتر امت چلے آئے ہو، جو لوگوں کے لیے نکالی گئی، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔''

اور فرمایا:

﴿ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ ﴾ (الحج : 41)

''وہ لوگ کہ اگر ہم انھیں زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور اچھے کام کا حکم دیں گے اور برے کام سے روکیں گے، اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے قبضہ میں ہے۔''

کیونکہ دعوت اور احتساب کا دین میں انتہائی اہم ترین مرتبہ اور مقام ہے۔ اس لیے شریعت نے اسے ایک اعزاز تصور کیا ہے اور اس کے ضوابط اور قوانین مقرر فرمائے ہیں جن کی بنیاد پر مصالح کبریٰ کا حصول ممکن ہے جن میں اہم ترین اخلاص، علم، اخلاق، نرمی، بردباری، سنجیدگی اور بہترین اسلوب ہے۔ جب یہ نعمت حاصل ہوتی ہے تو دعوت و احتساب کا پھل حفظ و امان اور فکری امن کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ کیونکہ دعاۃ اور محتسبین ایک انتہائی اہم ذمہ داری کو ادا کر رہے ہوتے ہیں جو کہ لوگوں کو دنیا اور آخرت کے لحاظ سے خیر اور بھلائی کی طرف بلانا اور اس کے مخالف ہر چیز سے ڈرانا ہے۔ ان میں سے ایک فکری انحراف ہے جو افراط اور تفریط کی شکل میں ہے۔

جو شخص مکاتب دعوۃ اور احتساب کے مکاتب میں کی جانے والی کوششوں سے واقف ہو تو اسے پتہ چلے گا کہ دعاۃ اور محتسبین امت کے لیے فکری امن کی حفاظت پر کس قدر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محنت کر رہے ہیں۔ واللہ الموافق۔ ❶

(8)......صحیح تربیت

فکری امن کے قیام میں صحیح تربیت کا کردار کئی لحاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ جن میں اہم ترین یہ ہے:

(ا) خاندان کا کردار:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾ (الفرقان: 74)

''اور وہ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔''

اور فرمایا:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾ (التحریم: 6)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ۔''

اسلامی خاندان عظیم ترین ایمانی مدرسہ اور مضبوط قلعہ ہے جس میں اولاد (بیٹے ہوں یا بیٹیاں) کی تربیت فکری انحراف اور الحاد سے بچتے ہوئے استقامت اور سیدھی راہ پر ہوتی ہے اور یہ کہ فرمانبردار اور صالح اولاد بندوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت شمار ہوتی ہے جو ان کے لیے پُر سرور اور اطمینان کا باعث ہے۔

اس لیے مؤمنین ہمیشہ اس بات پر خوشی اور فخر محسوس کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بابرکت اور نیک اولاد جیسی نعمت سے نوازا ہے۔ جس کی تربیت و اصلاح میں اور اس کے ساتھ دنیاوی اور اخروی فوائد کے حصول میں وہ خوش بختی تصور کرتے ہیں۔

---

❶ الأمن الفکری: 51.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے بندوں پر اپنی اس عظیم نعمت کا احسان جتلاتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَ حَفَدَةً وَّ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ﴾ (النحل: 72)

''اور اللہ نے تمھارے لیے خود تمھی میں سے بیویاں بنائیں اور تمھارے لیے تمھاری بیویوں سے بیٹے اور پوتے بنائے اور تمھیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا۔''

میاں اور بیوی دونوں اپنی اولاد کی تقویٰ، والدین سے حسن سلوک، استقامت اور حسن اخلاق پر تربیت کرنے اور انہیں فکری انحراف، تشدد اور ہر اس خطرے سے بچانے کے لیے جو قدیم و جدید معاشرہ میں فساد کا سبب ہو، رسول اللہ ﷺ کے درج ذیل فرمان کے تحت ذمہ دار اور نگران ہیں، اور یہ کہ دونوں پر واجب ہے کہ وہ اپنی مسئولیت کا مکمل ذمہ داری سے احساس کریں اور اپنی اولاد کا خیال رکھیں۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر میں ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا، اور خادم اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔'' [1]

رسول اللہ ﷺ نے والدین کو بچوں کی پیدائش کے ساتھ ہی ان کا نگران اور ذمہ دار قرار دیا ہے، اور یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ بچے کے فکری انحراف اور گمراہی میں ماں باپ کی تربیت کا گہرا اثر ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] بخاری، کتاب النکاح، باب المرأة راعیة فی بیت زوجها: 5200.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ مگر اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جیسا کہ جانور مکمل اعضاء والا پیدا ہوتا ہے۔ کیا اس میں تمہیں کوئی کان کٹا معلوم ہوتا ہے؟ (لوگ کاٹتے ہیں)۔“ ❶

کسی نے کیا خوب کہا:

”ہمارے ہاں نشوونما پانے والا بچہ اسی راستہ پر ہوتا ہے جس پر اس کا باپ ہو۔“

میاں بیوی کی ذمہ داری میں اہم ترین پہلو ایمانی تربیت ہے، جو خاندانی امن وسکون اور اولاد کی اصلاح کا باعث ہ جو کہ خالص عقیدہ، خوف الٰہی کا شعور، اللہ تعالیٰ کے مراقبہ (نگرانی) کا احساس، اس اکیلے وحدہٗ لاشریک سے مدد طلب کرنا اور اس اکیلے ہی کی عبادت کی عادت ڈالنے سے ہی ممکن ہوسکتی ہے۔ اس کے بعد فکری، ثقافتی، سلوک اور نفسانی تربیت کا مرحلہ ہے۔ ❷

(ب) مسجد:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَ یُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ ۙ یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ۝ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۪ۙ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ ۝﴾

(النور: 36 ۔ 37)

”ان گھروں میں جن کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ وہ بلند کیے جائیں اور ان میں اس کا نام یاد کیا جائے، اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں ان میں صبح و شام۔ وہ مرد جنھیں اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے سے نہ

❶ مسلم، كتاب القدر، باب معنى كل مولود يولد على الفطرة وحكم موت أطفال الكفار وأطفال المسلمين: 2658.

❷ الضوابط الأمنية في الأحكام الأسرية: 142 ۔ 144.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کوئی تجارت غافل کرتی ہے اور نہ کوئی خرید و فروخت، وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔“

ایک فرد کی ایمانی تربیت اور اس کی اسلامی نشو ونما میں مسجد کو بنیادی حیثیت حاصل ہے جو اسے انحرافِ فکری سے بچانے، اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت اور شیطان اور اس کے چیلوں کی سازشوں، جیسا کہ دہشت گردی و شدت پسندی سے محفوظ رکھنے کا باعث ہے۔

مسجد ایسا تربیتی مرکز ہے جس میں لوگوں کی تربیت، فضیلت، علم کی محبت اور اسلامی حکومت کے واجبات کی ادائیگی پر ہوتی ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت، عدل و انصاف اور لوگوں کے درمیان رحمت و محبت کی فضا قائم ہو سکے۔ تربیت پانے والوں کے دل و دماغ پر مسجد کا اثر انتہائی گہرا ہوتا ہے۔

اسی تربیت کے دوران وہ فکری امن کے قیام کا درس لیتے ہیں جو انہیں منحرف افکار اور تباہی و بربادی سے محفوظ رکھتا ہے اور ان کے دلوں میں اسلامی معاشرہ کی اجتماعی سوچ پروان چڑھانے اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ مل کر رہنے کا شوق دلاتا ہے۔ وہ اسلامی عقیدہ اور فہم شعور حاصل کرتے ہیں جو زندگی کا مقصد ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دنیا و آخرت میں تیار کر رکھا ہے۔ [1]

(ج) مدرسہ:

یقیناً اسلام کی نظر میں مدرسہ کی بنیادی ذمہ داری فکری بنیادوں، عقیدہ، تشریع اور اس کے اہداف کے لحاظ سے اسلامی تربیت کرنا ہے۔ اس میں سب سے بلند اور اہم اللہ تعالیٰ کی عبادت، توحید باری تعالیٰ، اس کے احکام اور شریعت کی پابندی، اور اس فطرت سلیمہ کے مطابق پرورش ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ یعنی یہ فطرت گمراہی، انحراف اور فساد سے محفوظ ہے اور اس خطرہ سے بچتے ہوئے جس سے رسول اللہ ﷺ نے ڈرایا ہے۔ فرمایا: ”ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے، اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی اور

[1] أصول التربية الاسلامية وأساليبها، ص: 132 ـ 133.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مجوسی بنا دیتے ہیں۔" ❶

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے تمام تربیت کرنے والوں کو تنبیہ کی ہے کہ وہ ہر نشو ونما پانے والے بچے کو فطرت سے نہ ہٹائیں۔ اسی طرح عقائد کی گمراہی اور منحرف افکار سے بچائیں۔

مدرسہ کا ہدف یہ ہونا چاہیے کہ وہ ایسے لوگ تیار کرے جو بہترین اور صحیح راہ پر چلنے والے ہوں۔ ایسی راہ جس کو معاشرہ دین، عادات اور اقدار کے طور پر تسلیم کرتا ہو، جو کسی بھی لحاظ سے شریعت کے مخالف نہ ہوں جو کہ ملک وقوم کی اجتماعی راہ سے ہٹنے کا باعث ہوں، یا پھر پروان چڑھنے والے اذہان کے لیے کسی فکری انحراف کا ذریعہ ہوں۔ اگرچہ اسے اسلام کا نام ہی کیوں نہ دیا گیا ہو۔ ❷

(9)......مکتبات اور نشر واشاعت

امت کی ثقافت کو محفوظ بنانے کے لیے مکتبات اور نشر واشاعت کے ادارے مضبوط قلعہ اور اہم ترین فکری چٹان ہیں۔ فکری امن کی ترویج میں ان کا کردار اہم ترین ہے۔ جب اس ادارے کا غلط استعمال کیا جاتا ہے تو فکری انحراف اور خارجی ثقافت راہ پاتی ہے۔

کتب، رسائل، مجلات، نشر واشاعت اور جدید وسائل طباعت فکری امن کے قیام، اسلامی تہذیب وتمدن، ثقافت اسلامیہ اور اسلامی ادب کو خارجی افکار اور غیر مسلم تہذیبوں سے بچانے میں انتہائی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ یہ ذمہ داری دانشوروں، مفکرین اور مکتبات کے ذمہ داروں پر ہے کہ وہ نشر واشاعت کے ذریعے فکری امن کا مکمل تحفظ کریں۔

نشریاتی اداروں کے اعداد وشمار پر غور کرنے والا حیران وپریشان ہو جائے گا کہ ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی ہے۔ ان میں سے اکثر وہ ہیں جو لوگوں کے قلوب واذہان میں

---

❶ مسلم، کتاب القدر، باب معنی کل مولود یولد علی الفطرۃ وحکم موت الکفار وأطفال المسلمین: 2685۔ مسند احمد: 244/2.

❷ اصول التربیۃ الإسلامیۃ وأسالیبھا: 141.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثقافت کے نام پر زہر بھر رہے ہیں۔اس سے یہ اندازہ لگانا قطعاً مشکل نہیں کہ کس قدر بڑی مقدار کے ساتھ مسلمان نوجوانوں اور امت اسلامیہ میں یہ زہریلا مواد پھیلایا جا رہا ہے۔ اے اللہ! ہمیں محفوظ فرما۔ایک اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت اور اس راستہ کی طرف کوشش ہی اس سیلاب کو روکنے کا باعث بن سکتی ہے۔اللہ تعالیٰ ہی مقاصد کو پورا کرنے والا ہے۔

(10)......ذرائع ابلاغ

اس بات میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ اس جدید دور میں ذرائع ابلاغ بہترین اسلحہ اور زبردست قوت ہے، آج سمعی، بصری اور اشاعتی ذرائع ابلاغ (الیکٹرونک اینڈ پرنٹ میڈیا) ناقابل یقین حد تک پھیل چکا ہے۔اس کامیابی کا معیار لوگوں کی آراء تصور کی جاتی ہیں۔ بچے، نوجوان اور بوڑھے میڈیا سے اس اجتماعی عمل میں انتہائی حد تک متاثر ہو رہے ہیں۔ خصوصاً جب سے میڈیا گھروں، مجلسوں، مدارس اور دفاتر میں داخل ہو گیا ہے۔ بلکہ اب تو سڑکوں اور ذرائع آمد و رفت میں بھی اس کا ہی اثر دیکھا جا سکتا ہے۔شخصیت کی تربیت میں اس نے گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔فرد اور اس کے خاندان کی تربیت میں اس کا وافر حصہ ہے۔ میڈیا مدرسہ اور گھر کی ذمہ داری کو جو تربیت، تجربات، اور ثقافت کے متعلق ہے پورا کرنے والا ہے۔حتیٰ کہ دُور دراز معاشروں میں بھی اس کا کردار فعال ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ ذرائع ابلاغ کے پروگرام پوری دقت، امانتداری اور اخلاص کے ساتھ ماہرین فن سے تیار کرائے جائیں۔ جو ایسی صلاحیت رکھتے ہوں کہ ہمارے عربی معاشرے میں اسلامی تہذیب کو پروان چڑھا سکیں۔از حد ضروری ہو چکا ہے کہ صالح ثقافت کا انتخاب کیا جائے جو ہمارے عقیدہ، شریعت، عادات اور بنیادی اقدار کے موافق ہو، اور یہ کہ ان کی کوششیں فطرت سلیمہ کے عین مطابق ہوں۔

میڈیا والوں پر لازم ہے کہ تمام میسر وسائل اور طرق کو استعمال میں لاتے ہوئے فحاشی و بے حیائی، فکری انحراف اور بے دینی کا راستہ روکیں اور اسلامی میڈیا کا ایسا معیار قائم کریں جس سے فکری فساد اور فکری انحراف کا جو مشرق و مغرب سے داخل ہو رہا ہے، راستہ روکا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جا سکے۔

میڈیا کے تن آور درخت سے پھل لینے کے لیے ضروری ہے۔ اسلامی ادیب اور قلمکار جن کو اللہ تعالیٰ نے لکھنے کی قدرت دی ہے، یا پھر خطابت اور تالیف کا ملکہ دیا ہے وہ میڈیا پر آئیں اور میڈیا سے وابستہ لوگوں کا ہر لحاظ سے تعاون کریں تاکہ فکری امن کا حصول ممکن ہو۔ ان لوگوں کو چاہیے کہ جب بھی میڈیا والے بلائیں یہ حاضر ہوں اور جدید ذرائع ابلاغ کو استعمال کریں۔ کیونکہ یہ ان کی گردن میں دین و اُمت کے لحاظ سے امانت ہے۔

جب ان امور کا اہتمام کیا جائے اور یہ کوششیں کی جائیں گی تو نوجوانوں میں فکری امن کے قیام میں میڈیا کا کردار اہم ترین ہوگا۔ میڈیا نوجوانوں میں اس اسلامی ثقافت کو اجاگر کر سکتا ہے جو ہمارے دین حنیف اور راسخ عقیدہ سے لی گئی ہو اور اسلامی معاشروں اور افراد کو مغربی تہذیب سے بچانے میں اسلام کا مضبوط قلعہ اور پناہ گاہ تصور ہو۔ وہ انہیں مغربی معنوی نشہ سے بچانے کا سبب ہو۔ وہ جہاں ان کو منحرف افکار سے بچانے کا سبب ہے وہاں انہیں جرائم سے محفوظ رکھنے کا بھی باعث ہے، کیونکہ جرائم کا میدان انتہائی خطرناک ہے تاکہ ہمارے نوجوان دہشت گردی، تشدد، غلو اور تضاد کی دعوت دینے اور قبول کرنے والے نہ ہوں۔

ذرائع ابلاغ میں جو کچھ دکھایا جا رہا ہے جیسا کہ ڈش اور انٹرنیٹ وغیرہ تو یہ فکری انحراف اور اخلاقی بگاڑ کا سبب ہے، اور فکری امن کو تہس نہس کرنے کے مترادف ہے۔ یہ دعوت دین کو غلط راستے کی طرف لے جانے کا سبب ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ میڈیا پر نگرانی مقرر کی جائے جس میں ایک ایسا ضابطہ اخلاق طے پائے جو بے راہ روی اور فکری انحراف کے سامنے مضبوط بند کی حیثیت رکھتا ہو۔

ایک عام اندازے کے مطابق اس وقت مغربی ممالک میں پانچ ہزار 5000 ٹی وی چینلز کام کر رہے ہیں جو تمام کے تمام اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔

غیرت مند لوگ مزید ایسے چینلز پر اطلاع پاتے رہتے ہیں اور معلوماتی سائٹس بناتے رہتے ہیں تاکہ لوگوں میں صحیح فکر کو پروان چڑھایا جا سکے اور فکری امن کی حفاظت ہو سکے، اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علمی بہترین انداز سے مخالفین کا رد کیا جا سکے۔ یہ رد علمی ہونا چاہیے۔ فقط الزامات اور بے وقعت اعتراضات نہ ہوں۔ خصوصاً اس دور میں جو مکالمہ اور مذاکرات کا دور ہے اور ایسی بحثیں کی جاتی ہیں جو سننے والوں کو حیرت میں ڈال دیتی ہیں۔ یقیناً یہ چیز صحیح فکر میں خلل کا باعث اور اُمت مسلمہ امت کی ثقافت کو برباد کرنے اور اسلامی معاشرے کی سلیم فکر کو خراب کرنے کا باعث ہے۔

(11)......مکالماتی چینلز کا افتتاح

مکالمہ اور تبادلہ خیالات شرعی منہج اور نبوی مسلک ہے جس پر قرآن مجید اور سنت نے توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾ (النحل : 125)

''اور ان سے اس طریقے کے ساتھ بحث کر جو سب سے اچھا ہے۔''

اور فرمایا:

﴿وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ﴾

(العنکبوت : 125)

''اور اہل کتاب سے جھگڑا نہ کرو مگر اس طریقے سے جو سب سے اچھا ہو۔''

یہ اس لیے ہے مکالمہ اور مذاکرات خیر و بھلائی اور لوگوں کو حق بات تک پہنچانے کا ذریعہ ہے کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے دل میں شکوک و شبہات اور تاویلات پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ دلیل کا دلیل کے ساتھ موازنہ بیانِ حق کا بہترین ذریعہ، فکرِ سلیم کی حفاظت اور انحراف سے بچنے کا باعث ہے۔

انبیاء اور ان کی قوموں کے حالات کا مطالعہ کرنے والا دیکھے گا کہ مکالمہ اور مذاکرات کا علم بلند ہے۔ نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، ہود علیہ السلام، صالح علیہ السلام، شعیب علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء جن کے حالات اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتلائے ہیں۔ انہوں نے اپنی قوموں کے ساتھ مکالمہ اور بحث و مباحثہ کے ذریعے دعوتی میدان میں احسن اسلوب اور قوی تاثیر سے حق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واضح کیا ہے۔ ہمارے پیارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کے ساتھ قولی وعملی طور پر مکالمہ اور مذاکرات کو اختیار کیا، جس کی بنیاد پر لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہونے لگے۔

لیکن مکالمہ اور تبادلہ خیالات کے شرعی ضوابط مقرر ہونے چاہئیں۔ تاکہ اس کا فائدہ ہو سکے۔ لازمی ہے طرفین کا ہدف علمی اسلوب اور حسن سلوک کے ساتھ حق کا حصول ہو جو کہ لڑائی جھگڑے، اختلاف اور بداخلاقی سے پاک ہو۔

آج کے دور میں تبادلہ خیالات اور مکالمہ کی اشد ضرورت ہے۔ سب سے پہلے اپنے بیٹوں اور نوجوانوں کے ساتھ اور پھر دوسروں کے ساتھ۔ تاکہ ہم فکری امن کے حصول میں کامیاب ہوسکیں۔

کیا ہی یہ مبارک کوشش ہے جو "مـركز الملك عبدالعزيز للحوار الوطني" کی طرف اس میدان میں کی گئی ہے جو کہ معاشرہ میں امن قائم کرنے کے لیے اور امن وامان کے جامع مفہوم کی تکمیل کی مسئولیت ایک بہترین قدم ہے۔ اس کے علاوہ کوششوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ جو کہ تبادلہ خیالات اور مکالمہ کے لیے ہیں، جن کا نام "حـــوار الـحـضـارات" ہے۔ جس کے تحت ہونا یہ چاہیے کہ "امت شہادت" ہونے اور دوسری امتوں پر بہتر ہونے کا علم بلند کیا جائے تاکہ پریشانیوں میں ڈوبی دنیا اسلامی تہذیب اور ہماری روشن شریعت کی چھتری کے نیچے پناہ لے سکے۔ [1] واللہ الموفق

(12)......تعزیرات اور حدود کا نفاذ

شریعت اسلام لوگوں کی زندگی اور امن وسلامتی برقرار رکھنے کے لیے نازل ہوئی ہے۔ لیکن بعض بدبخت لوگ اس فکر وسلوک سے عاری ہیں۔ یہ لوگ خبیث طبیعت کے مالک ہیں جن کی طبیعت میں جرم اور فساد رچا بسا ہوا ہے۔ یہ زمین میں اپنے برپا کیے ہوئے فساد کو عام کرنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فسادی لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔

---

[1] اس موضوع پر کئی علمائے کرام اور مکالمہ نگاروں نے بہت کچھ لکھا ہے جس نے تفصیل دیکھنا ہو تو ان تحریروں کو دیکھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس لیے شریعت نے ہر اس شخص کے لیے سزا، تعزیر اور حدود نافذ کی ہیں جو لوگوں کے امن کو برباد کرنے کی کوشش کرے اور ان کے امن و سکون کو خطرات سے دوچار کر دے۔ شریعت نے قصاص، قتل، رجم، ہاتھ کاٹنا، جنگ و جدل، بغاوت اور زمین میں فساد پر سزائیں معاشرہ میں امن کو قائم رکھنے کے لیے مقرر کی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ لَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ﴾ (البقرة: 179)

''اور تمھارے لیے بدلہ لینے میں ایک طرح کی زندگی ہے۔''

اور فرمایا:

﴿إِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ﴾ (المائدة: 33)

''ان لوگوں کی جزا جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کی کوشش کرتے ہیں، یہی ہے کہ انھیں بری طرح قتل کیا جائے، یا انھیں بری طرح سولی دی جائے، یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مختلف سمتوں سے بری طرح کاٹے جائیں، یا انھیں اس سرزمین سے نکال دیا جائے۔''

اور فرمایا:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ يُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ وَ هُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ وَ اِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَ يُهْلِكَ الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝﴾ (البقرة: 204 ـ 205)

''اور لوگوں میں سے بعض وہ ہے جس کی بات دنیا کی زندگی کے بارے میں تجھے اچھی لگتی ہے اور وہ اللہ کو اس پر گواہ بناتا ہے جو اس کے دل میں ہے، حالانکہ وہ جھگڑے میں سخت جھگڑالو ہے۔ اور جب واپس جاتا ہے تو زمین میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوڑ دھوپ کرتا ہے، تاکہ اس میں فساد پھیلائے اور کھیتی اور نسل کو برباد کرے، اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔"

اور فرمایا:

﴿لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا﴾ (الاعراف : 56)

"زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد مت پھیلاؤ۔"

"فکری امن" ان امور میں سب سے اہم ہے۔ جن کی حفاظت شریعت نے کی ہے۔ اس نے لوگوں کے عقل اور افکار کی ہر اس چیز سے حفاظت کی ہے جو اس کو بدلنے اور اس میں فساد کا باعث بنے، اور ان کو فطرت سلیمہ و صراط مستقیم سے ہٹائے۔ باغیوں، خارجیوں، شدت پسندوں، فسادیوں، نشہ آور اشیاء کے تاجروں اور بے علم مفتیوں کو فتویٰ سے روکنا یہ سب کچھ امت کے عقیدہ اور فکری امن کی حفاظت کے لیے ہے۔

اختتام سے پہلے، فکری امن کے قیام میں بلادِ حرمین کا کردار:

فکری امن کے قیام میں بلادِ حرمین شریفین، اللہ حرمین کی حفاظت فرمائے کا کردار انتہائی اہم ہے، جس کی بنیاد عقیدہ صحیحہ، مضبوط اسلامی بنیادی تعلیمات، نفاذ شریعت اور مقاصد شریعت کے تحفظ پر ہے۔

یہ بات معلوم ہے کہ عقل کی حفاظت ضروریات خمسہ میں سے ہے اور یہ کہ دین اس کی حفاظت اور حمایت کے لیے آیا ہے۔ مملکہ عربیہ سعودیہ نے اس ہدف کو حاصل کرنے کے لیے بہت سی تدابیر دو طرح سے اختیار کی ہیں:

(1)...... احتیاطی تدابیر: (وقائی)

(2)...... اجرائی تدابیر (علاجی)

احتیاطی تدابیر سے مراد ایسے اسباب اختیار کرنا ہے جن کی بنیاد پر فکری خلل میں واقع ہونے سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

اجرائی تدابیر سے مراد فکری انحراف میں واقع ہو جانے کے بعد بطورِ علاج ایسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسباب اختیار کرنا جو اس مرض سے نجات کا سبب ہوں۔

یہ اس لیے ہے کہ ایسا منہج اپنایا جائے جو صحیح افکار کی ترویج کا باعث ہو۔ اس کے لیے مفید کتابیں طبع کرنا، علمی اور ثقافتی پروگرام ترتیب دینا، تعلیم کو عام کرنا، جہالت اور ناخواندگی کا خاتمہ وغیرہ ہے۔ جہالت کو ختم کرنے کے لیے ہزاروں مدارس اور جامعات کا مملکہ عربیہ سعودیہ میں جال بچھا دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے بھی حرمین شریفین کی خدمت، قرآن مجید کی طباعت، مساجد کی تعمیر، علماء ودعاۃ مفکرین، دانشوروں اور ادیبوں کی حوصلہ افزائی اسی کی کوشش کا حصہ ہے۔

ملک فیصل ایوارڈ اور اس کے علاوہ بہت سے سالانہ ایوارڈ جو کہ علماء، ادیبوں دانشوروں اور ایجاد کاروں میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔

عقل انسانی کا تحفظ فراہم کرنا، فکری تربیت اور اس کے فوائد کے حصول میں مملکہ عربیہ سعودیہ کی کوششوں کا بہت بڑا حصہ ہے۔

عالمی سطح پر مملکۃ نے انسانی حقوق اور اس کے تحفظ کی کوششیں کی ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ مملکہ عربیہ سعودیہ نے تمام وہ تدابیر اختیار کی ہیں جو اسلام نے عقل کی حفاظت اور حمایت کے لیے بیان کی ہیں۔ مملکہ نے ان تمام نشہ آور اشیاء کو ختم کیا ہے جو عقل کو نقصان پہنچا سکتی ہیں، چاہے وہ حسی یا معنوی ہوں۔

اسی طرح فکری امن کے قیام پر انتہائی توجہ دی گئی ہے۔ ملک عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دور سے لے کر آج تک علماء تحریر وتقریر کے ذریعے ان کوششوں کو اجاگر کر رہے ہیں۔ خادم الحرمین شریفین، ولی عہد حفظہ اللہ اور ان کے نائب کے دور میں ان کوششوں میں مزید تیزی آ گئی ہے۔

اس معاملہ میں سب سے پہلا نام امیر نایف بن عبدالعزیز رحمہ اللہ [1] کا ہے۔ اسی طرح ان کی وزارت کے بقیہ افراد بھی قابل تعریف ہیں جنھوں نے فکری امن کے قیام کے لیے

[1] یہ کتاب ان کی زندگی میں لکھی گئی تھی۔ اصل میں یہ کتاب اس دسویں اجتماع میں پیش کرنا تھی جو جرائم کے خاتمہ کے لیے جامعہ نایف العربیۃ للعلوم الأمنیۃ کے تحت 1425ھ میں منعقد کیا گیا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گہری نظر سے امور کا مطالعہ کیا اور خطرات کو بھانپ لیا۔ حتیٰ کہ انہوں نے اس اہم مسئلہ پر 19 شعبان 1417 کو خطاب کیا جو ریٹائرمنٹ لینے والوں کی ایک تقریب میں کیا گیا۔

انہوں نے کہا:

''اس بات میں کوئی شک نہیں، فکری امن اہم ترین امور میں سے ایک ہے۔ کیونکہ اگر فکری امن کا قیام نہ ہو تو نظام زندگی کے تمام امور کی فروعات میں بھی خلل واقع ہو جاتا ہے۔ انہوں نے ان کوششوں کا ذکر کیا جو فکری امن کے قیام کے لیے صرف کی جارہی ہیں اور آیت کریمہ ﴿وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ﴾ (فاطر: 14) کی تلاوت کرتے ہوئے انہوں نے مزید کہا: یہ کوششیں اس قدر تو نہیں ہیں جس طرح ہم چاہتے ہیں۔''

یہ بہت ہی محدود ہے، لہٰذا لازم ہے کہ امن کے قیام کے لیے ہم ذمہ دار اداروں سے تعاون کریں۔ مملکہ عربیہ سعودیہ نے اللہ کے فضل و کرم اور شریعت کی پاسداری کی بناء پر بہت سی عملی کوششیں کی ہیں اور اس کے بہترین نتائج بھی حاصل کیے ہیں۔ یہ ایک نمونہ ہے کہ امت میں فکری امن کیسے قائم ہوسکتا ہے۔

یہ وہ اہم ترین قدم ہے، جس کی بنا پر حاسدین اور مخالفین مملکہ عربیہ سعودیہ کو دن رات میڈیا پر دہشت گرد ریاست ثابت کرنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے ان ہتھکنڈوں کے مقابلہ میں مملکہ اور ثابت قدم ہوگی۔

اللہ تعالیٰ حرمین شریفین کے امن و سکون کی حفاظت فرمائے اور اس کے تمام شعبہ جات میں اس کو قائم رکھے۔ إنه جواد كريم۔ [1]

---

[1] الأمن الفكری: 105.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

میں اس کاوش پر جو اس موضوع کے متعلق میں نے کی ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میں نے اسے مکمل کر لیا ہے اور اسی کی نعمت سے ہی نیکیاں پوری ہوتی ہیں، اور اس کے فضل وکرم سے ہی ابتداء اور انتہاء کا مقصد پورا ہوتا ہے۔ اس موضوع کی خوشبودار ہوا اور معطر فضا سے میں چاہتا ہوں کہ اس باغ میں سیر کرنے والا ہر انسان معطر ہو اور اس کے ذائقہ دار پھل کی مٹھاس کو محسوس کرے۔ ہر قاری اور غور کرنے والا جان لے گا کہ اس کا خلاصہ اور نچوڑ اس کے خطہ میں ہے۔

مقدمہ میں اس موضوع کی اہمیت اور اس کی ہولناکی کا بیان ہے۔ خاص طور پر اس پر فتن دور میں جبکہ فکری بگاڑ کثرت سے پیدا ہوا ہے۔ یہ امت کے حفظ و امان اور انحراف کے سمندر کی منہ زور موجوں کے سامنے ایک بند کی حیثیت رکھتا ہے۔ جیسا کہ فصل اول میں شریعت کی تعریف اور اس کی خصوصیات اور خوبیوں کا تذکرہ ہے۔

اہم ترین بات یہ ہے کہ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے شامل اور کامل ہے، اور یہ ہر وقت اور ہر مکان اور مقام کے لیے کارآمد ہے، اور شریعت کے مقاصد کے عین مطابق ہے۔ جیسا کہ ضروریات خمسہ کا تحفظ ہے۔ جس میں دین، نفس، عقل، مال اور نسل شامل ہیں۔ اس سے امن کی ہر صورت قیام میں لائی جا سکتی ہے۔

اسی طرح قاری کے لیے دوسری فصل میں فکری امن کے متعلق بحث کی گئی ہے جس میں فکری امن کی تعریف، اس کی ماہیت، اہمیت ضوابط وسائل، قیام، مشکلات اور رکاوٹوں کا ذکر ہے۔

تیسری فصل انتہائی اہم ہے جس میں بیان کیا گیا ہے۔ ''فکری امن'' کے قیام میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شریعت کا کیا کردار ہے۔ان وسائل اور عوامل کا ذکر ہے کہ جن کو شریعت نے اس میدان میں استعمال کیا ہے۔ یہ عقیدہ اور ایمان کو لوگوں کے دل و دماغ میں محفوظ کرتے ہوئے تاکہ امت اسلامیہ ہر لحاظ سے فکری امن کو قائم کر سکے۔

اسی طرح علم نافع، عمل صالح اور علمائے ربانی سے تعلق کا تذکرہ ہے۔ اس میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے۔فکری امن کے قیام میں خاندان، مسجد، مدرسہ، میڈیا اور معلوماتی چینلز کا کیا کردار ہے اور یہ کہ یہ سب قیام امن کے مضبوط قلعے اور بلند چٹانیں ہیں۔

چند نصیحتیں اور مشورے:

1- جس کو اللہ تعالیٰ حکومت سپرد کرے اسے چاہیے کہ وہ اپنی عظیم مسئولیت کا ادراک کرتے ہوئے فکری امن کے قیام کی کوشش کرے۔

2- سیکورٹی اداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ فکری امن کے قیام کی ہر ممکن کوشش کریں اور امن و امان کی جامع صدرت تشکیل پا سکے۔

3- علمائے ربانی، دانشور، مخلص مفکرین علم اور معرفت کے ذریعے فکری امن کے قیام میں فعال کردار ادا کریں۔ تاکہ ہر اس کوشش کا خاتمہ ہو سکے جو فکری امن کے قیام میں رکاوٹ بن رہی ہو۔

4- نئی نسل کو اسلام کی بنیادی تعلیمات، عقیدہ صحیحہ اور ایمان کی تعلیم دی جائے۔ میانہ روی اور اعتدال کا درس دیتے ہوئے ان کو افراط، تفریط، شدت پسندی، غلو اور تنگ نظری سے محفوظ رکھے۔

5- مسجد سے امن و سلامتی کا پیغام عام کیا جائے جس کے لیے ایسے آئمہ اور خطباء مقرر کیے جائیں جو بہترین مربی ہوں۔ علمی اور ثقافتی دورے منعقد کیے جائیں تاکہ خطباء اور آئمہ کی علمی سطح کو بلند کیا جائے اور وہ خطبہ جمعہ کے مضمون اور اسلوب کو اچھی طرح تیار کریں اور جدید فتنوں کا مقابلہ علمی انداز میں کریں۔

6- تربیت میں مدرسہ کا ایک اہم کردار ہے۔ وہ اس لیے کہ قابل اور محنتی معلم تعینات کیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائیں جو منہج، سلوک اور فکر کے لحاظ سے صحیح العقیدہ ہوں اور یہ معیار تمام تعلیمی مراحل میں ہونا چاہیے۔

7- ذرائع ابلاغ کے لیے بجٹ مقرر کیا جائے۔ کیونکہ موجودہ دور میں اس کی اہمیت بہت بڑھ چکی ہے۔ یہ ترقی، معلومات اور ٹکنالوجی کا دور ہے، ٹی وی چینلز اور انٹرنیٹ کا استعمال ناقابل یقین حد تک بڑھ چکا ہے۔ لہٰذا فکری امن کے قیام کے لیے لازم ہے کہ میڈیا کے لیے ایک ضابطہ اخلاق تیار کیا جائے۔

8- اپنی اصل اسلامی ثقافت کی بقا اور حفاظت پر توجہ دی جائے اور دانشوروں کی خدمات حاصل کی جائیں۔ نشر و اشاعت اور طباعت کے ضابطے مقرر کیے جائیں تاکہ فکری امن کا قیام ممکن ہو سکے۔

9- مکالمہ اور مذاکرات کے ضوابط اور آداب مقرر کیے جائیں تاکہ اسلامی معاشرہ کے مصلحتوں کا دفاع ممکن ہو سکے۔

10- بحث و مباحثہ، مقالہ نگاری کے مراکز قائم کیے جائیں جن میں مختلف اوقات میں عالمی کانفرنسوں، اور پروگراموں کا انعقاد کیا جا سکے جو فکری امن کے اہداف کے حصول کا باعث ہوں۔ تاکہ احتیاطی اور حفاظتی تدابیر اختیار کی جا سکیں۔

11- فکری امن کے قیام کے لیے ایک مجلس اعلیٰ قائم کی جائے جس میں مختلف علوم میں ماہر ترین افراد کو شامل کیا جائے اور امن کے قیام کے لیے لائحہ عمل تیار کیا جائے۔

12- ایسی محافل اور مجالس کا انعقاد کیا جائے جو فکری امن کے قیام کے لیے مختلف متعلقہ اداروں کے درمیان تعاون کو فروغ دینے کے لیے ہوں اور اس طرح مختلف کورسز اور پروگراموں کا انعقاد ہو۔

یہ چند اہم وصیتیں اور مشورے ہیں جو اس میدان میں مفید ہیں۔ شاید کہ ہماری آواز لوگوں کے کانوں اور دلوں پر اثر کر سکے تاکہ فکری امن کا قیام خاص طور پر اور امن کا امن و سکون عام طور پر قیام پذیر ہو سکے۔ واللہ المستعان۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے ساتھ یہ خاتمہ بھی مکمل ہوا اور اس اہم ترین موضوع پر ہم اپنی گذارشات الفاظ پر روکنا چاہتے ہیں۔

بحث کے آخر میں اللہ تعالیٰ کا شکر اول، آخر، باطن، ظاہر اور اس کی توفیق کے پیش نظر کرنا چاہتا ہوں۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین
وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آله وصحبه وسلم
تسلیماً کثیراً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

Peace of Thoughts

Importance, Effects and Results in islam

ISBN: 978-969-9950-25-9

DAR-UL-MARIFA
2nd Floor, Al-Fazal Market,
17 Urdu Bazar, Lahore (PAK)

+92-321-4210145 +92-42-37361321 www.facebook.com/darulmarifa darulmarifa@gmail.com

www.darulmarifa.com